بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی بمعہ دنیوی اخبار للعہ
" " بشیر " " ...

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از معاونین صر — قادیان میں ہے — جلد (۷) — فی پرچہ ۲ر

قیمت از غربا و طلباء وغیرہ مذاہب ہے — گورنمنٹ ۔ — نمبر (۳) — افریقہ للعہ ر

مورخہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء

گرچہ گویم باتو گرائی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

Digitized by Khilafat Library

نوٹ

اس صفحہ میں درس شرائط بیعت اور نظم بھی لکھی جایا کریگی۔ لیکن پہلے کی طرح ہر ہفتہ میں نہ ہوگی ۔ ایڈیٹر

شکر و شکوہ

اخبار کو ہفتہ میں دوبار کرنے کی تجویز ہے اور اس میں دنیوی اخبار کے لئے چار صفحات خاص کرنے ہیں اور اس طرز کا نمونے کا اخبار ۲۶ دسمبر کا دیکھ کر جس قدر خوشنودی اور مبارکباد کے خطوط مجھے پہونچے ہیں اور جس قدر دوستوں نے اخبار کیواسطے پوری قیمت بلکہ معاونین کی قیمت ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے اور جس قدر احباب نے ۹ جنوری کا اخبار بذریعہ وی پی وصول فرمالیا ہے ۔ میں ان کا بہت ہی مشکور ہوں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے ۔ اگرچہ اخبار کے ہفتہ میں دو بار کرنے کیواسطے بہت سے تائیدی خطوط آ گئے تھے تاہم بعض بزرگ دوستوں کی رائے سے سردست اخبار کو ہفتہ وار ہی رہنے دیا گیا ۔ یہ تو شکریہ ہے ۔ لیکن ان ناظرین پر ہمارا شکوہ ہے ۔ جنہوں نے وی پی واپس کرکے کارخانہ کو نقصان پہنچایا ہے ۔ تین ہفتہ پہلے سے اطلاع بھی دیگئی تھی کہ اخبار وی پی ہوگا جن دوستوں نے خط لکھے کہ ہمکو وی پی نہ کیا جائے ان کو نہیں کیا گیا مگر تعجب ہے کہ بعض دوستوں نے یہ تو یہ گوارا کیا کہ ایک کارڈ لکھدیں کہ ہمکو وی پی نہ کرو اور نہ وہ وی پی وصول کیا گو ممکن ہو کہ کثرت کام کیوجہ سے کسی کے نام غلطی سے بھی وی پی ہوگیا ہے مگر ایسے واقعات شاذ و نادر ہوتے ہیں امید ہے کہ جن دوستوں نے وی پی واپس کرتے ہیں وہ اس ہرجانہ کے ذمہ دار ہی ٹھہرینگے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ساکنان افغانستان

گلا خان ۔ سعد الدین ۔ شریف خان ۔ دین خان
جنت خان ۔ سلیم خان ۔ نور محمد خان
امیر اللہ ۔ حجت بی بی ۔ خیال بی بی ۔
ادریس بی بی ۔ ملتان بی بی ۔ گل غوٹہ
عقلمنہ ۔ خیالو ۔ سید بانو ۔ لعل بانو
شیرین خان ۔ جمعہ خان ۔

اللہ رکھا ساکن تنگمر انہ تحصیل بھالی ضلع حصار

غلام علی نمبردار ولد ہندہ ریخبش چک نمبر ۸۶ اصل گجرات

عبد الغفار ولد عبد الوہاب بٹ سکنہ جلال پور جٹان ضلع گجرات

احمد خان سفید پوش ولد دولوند خان سکنہ کہوکر ضلع گجرات ۔

محمد خان ولد احمد " " "

کرم الٰہی ولد کالو سکنہ گوجرات خاص

عطا محمد ولد نتھے خان سکنہ اٹہور ضلع لودیانہ ۔

چودہری محمد خان ولد علی محمد سکنہ جہور کوٹلی ضلع سیالکوٹ ۔

نبی بخش ولد مولا داد سکنہ جہور کوٹلی سیالکوٹ

محمد اشرف ولد فتح محمد " " "

عبد القدوس ولد عبد الغنی سکنہ داتا ہزارہ

چراغ دین ولد محمد امیر سکنہ کہارہ گورداسپور

دین محمد ولد علاؤ الدین سکنہ بڑ ملی لاہور

رحیم بخش ولد غلام نبی سکنہ بہادل پور

چوغطہ ولد غلام سکنہ زیرہ ضلع فیروزپور

قادر بخش ولد یوسف " " "

بوٹے خان " " "

فضل الٰہی سکنہ بیلی ونڈ " " "

امام الدین ولد گھسیٹے خان سکنہ دہر کوٹ رندھاوا ۔ ضلع گورداسپور

محمد بخش ولد گجو خان سکنہ رائے پور ضلع ہوشیارپور

شیر محمد سکنہ تلونڈی راہان ضلع گورداسپور

حیات محمد ولد کرم بخش سکنہ دہر کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور

عاقل شاہ ولد سکندر شاہ سکنہ کالا افغانان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

چراغ دین سکنہ لاہو والا

فضل حسین ولد غلام احمد سکنہ کے ضلع گوجرانوالہ

چودہری تاج محمد نمبردار جٹ سکنہ جہور کوٹلی تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ

محمد ایوب شاہ ولد سید سرحد شاہ ۔ رانہ ضلع ہزارہ

عبد القدیر ولد عبد الدیان سکنہ شن نگری کشمیر

محمد خلیل ولد عبد الوہاب سکنہ رشر جمی کشمیر

حسن شاہ ولد حسین شاہ سکنہ گٹالیں ضلع سیالکوٹ

غلام حسن ولد حاکم علی سکنہ شاہدرہ ضلع شاہ پور

حسینا دودھ والا سکنہ انبالا

گہنا ولد لقمان سکنہ دارا رزالی ضلع گجرانوالہ

ڈاکٹر عبد اللہ خان سکنہ شیخ پور ضلع گجرات

فضل دین ولد امام شاہ صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور

عبد الرحیم بخش سکنہ گہنے کی ضلع گورداسپور

نبی ولد سکندر خان سکنہ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

بدر بخش ولد بھتے خان " " "

مہر الدین ولد اسمٰعیل رنگریز سکنہ بنگہ ضلع جالندھر

عطا محمد ولد اللہ بخش سکنہ گڑھ شنکر

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست سے للعہ

ہمارے پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار للعہ

بالا " " " صر

فی پرچہ " " " ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب بالا بعد لیجاویگی جو بار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی ۔ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں وہ بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام ترسیل زر بنام منیجر بدر قادیان ضلع گورداسپور خط بابت کیواسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے خریدار اپنے خط میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ۔ اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کریں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بڑے دنوں میں یسوع کا نام نہ لو

اخبار ٹرتھ سیکر ورفہ ... خبر دیتا ہے کہ شہر نیویارک کے سرکاری مدارس میں ہمیشہ استاد اور طلبا کرسمس کے بڑے دنوں کی آمد سے کئی ماہ پہلے سے طیاریاں کرتے تھے۔ کہ کرسمس کے دن میں یسوع مسیح کی پیدائش کے دن کی خوشی میں کون کون سے گیت گائے جائیں گے اور کیا کیا ... مگر اس دفعہ سرکاری مدارس کے سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر فرینک آر رکس نے حکم نافذ کر دیا تھا کہ سرکاری مدارس میں کہیں یسوع مسیح کا گیت نہ گایا جائے اور نہ کوئی مذہبی ذکر ہو۔

وجہ اس کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ سب بلکہ کے خیالات مسیحی مذہب کے مطابق نہیں ہے اور بعض واسطے یہ امور رنجیدہ ہوتے ہیں۔ نیویارک میں صرف ایک مذہب عیسویت نہیں بلکہ خیالات بہت سے مختلف اقسام کے ہیں اور ہر سے ہیں (دجال خود بخود ہر جگہ پگھل رہا ہے۔ بدر)

کیا یسوع کی داڑھی نہ تھی

مشہور علمی میگزین لٹریری ڈائی جیسٹ میں ایک مضمون نکلا ہے کہ جرمن کے آرٹسٹ محققین کی یہ رائے قرار پائی ہے کہ ان کے خداوند مسیح داڑھی نہ رکھا کرتے تھے۔ بے ریش رہتے تھے۔ آجکل کے داڑھی منڈوں کیواسطے خداوند کے نام پر داڑھی منڈانے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ یورپ کے لوگ بھی کیسے بے باک ہیں۔ اپنی خواہشات کے مطابق ایک کام کرتے ہیں پھر اس تلاش میں لگتے رہیں۔ کہ اُسے مذہب عیسوی کے بانی کی طرف منسوب کر دیں۔

ڈوئی کا سنگ لحد

ڈوئی کی قبر پر جو پتھر لگایا ہے۔ اُسپر اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان الیگزنڈر لکھوائے ہیں۔ پورا نام نہیں لکھوایا اور نہ اس کے نام کے ساتھ نبی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں لکھا کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخر زندگی میں دام پیرا اور بالخصوص اس کے بیٹے کے دل پر یہ یقین جم گیا تھا۔ کہ اس کا دعوے نبوت جھوٹا تھا۔ ابھی ڈوئی زندہ تھا جب کہ مسیح نے اس کے بیٹے کے نام کئی ایک خطوط لکھے تھے جن میں اس کو یہ سمجھایا تھا۔ کہ تمہارے باپ کا انجام (مطابق پیشگوئی مسیح موعود) کیا ہونیوالا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ تم اس کے ساتھ کو چھوڑ دو۔ بیٹے نے آخر وقت اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا باقی رہی یہ بات کہ ڈوئی کا لفظ کیوں قبر پر نہیں لکھا گیا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ ڈوئی ایک خاندانی نام تھا۔ جو اصل میں اس کے باپ کا نام تھا اور یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ یہ شخص اپنے باپ کا نطفہ نہ تھا۔ یہ اظہار بھی اس وقت سے بعد ہوا تھا جب کہ حضرت مسیح موعود نے اسکو چیلنج دیا گیا تھا۔ کہ تو ذلیل ہوگا اور اُس نے خود ہی مان لیا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

عیسائی کیوں تلوار چلاتے ہیں

ایمرسن رابرٹ صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیوں نے اپنا مذہب پھیلانے کیواسطے جس قدر تلوار دنیا میں چلائی ہے اور تلوار کے زور سے دنیا کو عیسائی بنایا ہے اس کیواسطے بظاہر ان کے پاس یسوع مسیح کا صاف حکم انجیل میں موجود ہے جہاں یسوع فرماتا ہے۔ ”میں صلح کیواسطے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں“ اس میں شک نہیں کہ یسوع کا یہ فقرہ عیسائیوں کو عام اجازت دیتا ہے۔ کہ دین کیواسطے تلوار چلائیں اور عیسائیوں نے اسپر عملدرآمد کرتے ہوئے بہت سے بہادر مردان کے خون سے اپنی تلواروں کو سُرخ کیا ہے لیکن دراصل میرے خیال میں یسوع کا یہ منشا نہ تھا بلکہ اس نے صرف ایک پیشگوئی کے رنگ میں یہ فقرہ بولا تھا کہ میرے بعد میری قوم غلطی سے ایسا کریگی (ٹرتھ سیکر جلد ۴۳ نمبر ۵۰)

انگلستان میں جوا بازی

مسٹر ہاگ نے ایک چھوٹی سی کتاب انگلستان کی جوا بازی پر لکھی ہے۔ جس میں اس نے یہ دکھایا ہے کہ یہ بداخلاق اندر ہی اندر انگلستان کو کس قدر تباہ کر رہی ہے سال بھر میں ۵ اکھاڑے جوا بازی کے عام طور پر لگائے جاتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ جس صراحت کے ساتھ قرآن شریف میں جوا بازی کی ممانعت ہے۔ اُس کے بالمقابل انجیل میں کوئی اشارہ بھی نہیں۔ ایک ناقص کتاب کی پیروی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عیسائیت قانون ارتقا کے ماتحت

ولایت کے میگزین مونسٹ میں پروفیسر فلانڈرز صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے بتلایا ہے کہ دین عیسوی اپنی [illegible]

[illegible]

المفتی

(۱۲۱) سفر میں قصر

سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی تین کوس سفر پر جائے تو کیا نمازوں کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اگر دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھ لو۔ ایسی تمام باتوں میں تقویٰ کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سفر کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑ کر جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز سیر کے لئے دو دو میل نکل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہیں۔ ایسے موقعہ پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر وہ بغیر کسی خلجان کے فتوے دے۔ کہ یہ سفر ہے تو قصر کرے۔ استفت قلبک (اپنے دل سے فتویٰ لو) پر عمل چاہیئے۔ ہزار فتویٰ ہو پھر بھی مومن کا نیک نیتی سے قلبی اطمینان عمدہ شے ہے۔

عرض کیا گیا کہ انسانوں کے حالات مختلف ہیں بعض نو دس کوس کو بھی سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کے لئے تین چار کوس ہی سفر ہے۔ فرمایا۔ شریعت نے ان باتوں کا اعتبار نہیں کیا۔ صحابہ کرام نے تین کوس کو بھی سفر سمجھا ہے۔

عرض کیا گیا۔ حضور بٹالہ جاتے ہیں۔ تو قصر فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔ کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی طبیب یا حاکم بطور دورہ کئی گاؤں میں پھرتا رہے۔ تو وہ اپنے تمام سفر کو جمع کر کے اسے سفر نہیں کہہ سکتا۔ فقط۔

(خلاصہ تقریر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے نزدیک تین کوس بھی سفر ہے۔ اور اس میں قصر جائز۔ لیکن اگر کوئی بطور سیر یا معمولی روزمرہ کے کاروبار کے لئے اتنی دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جائے۔ تو وہ سفر نہیں۔ بدر)

(۱۲۲) قربانی کا بکرا

سوال پیش ہوا۔ ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے۔

فرمایا۔ مولوی صاحب سے پوچھ لو۔ اہلحدیث حنفا کا اس میں اختلاف ہے

(مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں بدر)

(۱۲۳) جانور قربانی

ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر الفاظ مطابق علامات مذکورہ در حدیث نہ ملے تو کیا ناقص ذبح کر سکتے ہیں۔ فرمایا مجبوری کیوقت تو جائز ہے مگر آجکل ایسی مجبوری کیا ہے۔

[illegible]

ڈائری

القول الطیّب

Digitized by Khilafat Library

نکات معرفت

۳ جنوری ۱۹۰۸ء - سیر مین فرمایا - قرآن مجید مین آتا ہے کہ کفار کہین گے - لوکنّا نسمع او نعقل ماکنّا فی اصحٰب السعیر - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدبر کے سوا ایمان صحیح نہین ہوتا - سورہ تکویر مین سب نشانات آخری زمانے کے ہین - انہی مین سے ایک نشان ہے واذا العشار عُطّلت - یعنی جب اونٹنیان بیکار چھوڑی جائینگی اسی کی تفسیر مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود بھی اسی زمانہ مین ہو گا - بلکہ اس کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہین -

پھر فرمایا - واذا النفوس زوّجت - یعنی ایسے اسباب سفر مہیّا ہو جائین گے - کہ قومین باوجود اتنی دور ہونے کے آپس مل جائین گی - حتے کہ نئی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کرے گی یاجوج ماجوج کا آنا - دجّال کا نکلنا اور صلیب کا غلبہ - یہ بھی اسی زمانے کے نشان ہین - ان کے متعلق لوگون نے غلط فہمی سے تناقض پیدا کر لیا ہے اور یہ سمجھے ہین کہ یہ سب الگ الگ ہین - حالانکہ ان مین سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائین گے - پس اگر یاجوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر دجّال کہان احاطہ کرے گا اور صلیب کا غلبہ کس جگہ ہو گا - سوا یہ کہنے کے کچھ چارہ نہین کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہین اور اگر ان کو ایک بنا دین - تو پھر کوئی مشکل نہ رہے گی - خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے - وترکنا بعضہم یومئذٍ یموج فی بعضٍ وّ نفخ فی الصّور فجمعنٰہم جمعاً - جس سے ظاہر ہے - کہ نہایت درجہ کا اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل مین ہو کر نکلین گے - "ترکنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہو گا اور یہ آزادی کہان تک پہنچ جائیگی - تب اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے مامور کی معرفت ان کو جمع کرنے کا ارادہ کریگا - پہلے دیکھو جمعناھم فرمایا - اور ابتدائے عالم کیلئے خلقکم من نفس واحدةٍ وخلق منہا زوجہا وبثّ منہما رجالاً کثیراً وّنساءً - فرمایا - لفظ بثّ اور جمع آپس مین پورا تناقض رکھتے ہین گویا دائرہ پورا ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا - پہلے تو وحدة شخصی تھی - اب اخیر مین وحدت نوعی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے - وعرضنا جہنّم یومئذٍ لکٰفرین عرضا - یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان تبلایا کہ اس دن جہنم پیش کیا جاویگا - ان کافرون پر یہ قیامت کا ذکر نہین کیونکہ اس دن جہنم کا پیش کیا کرنا کیا ہے اس روز تو اس مین گنہگار داخل ہو نگے جہنم سے مراد طاعون ہے - چنانچہ ہمارے الہامات مین کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے - یأتی علٰے جہنّم زمان لیس فیہا احدٌ بھی ایک الہام ہے - اللہ تعالیٰ نے دو زمرون کا ذکر فرما دیا - ایک تو وہ سعید جنہون نے مسیح کو قبول کیا - دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کرنیوالے ہون گے - ان کے لئے فرمایا - کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجین گے اور نفخ فی الصّور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہین - وحی کے ذریعہ ان مین آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی معرفت تمام جہان مین پہونچتی ہے - پھر ان مین ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے - کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات وطبائع وحالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہین - اور آخر کار وہ زمانہ آ جاتا ہے - کہ وہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مہیّا کر دئے ہین کہ جس سے تمام سعید روحین ایک دین پر جمع ہو سکین - آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا -

یا ایّہا النّاس انّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعًا -

ایک طرف یہ جمیعاً دوسری طرف جمعنٰہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے - کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اسی زمانہ نبوی مین شروع ہو گئی تھی - مگر اسباب کا تہیّہ کمال پر اس زمانہ مین پہونچا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سفر کی تمام راہین نہ کھلی تھین - تفسیر کبیر مین لکھا ہے - کہ بعض ایسے مقامات بھی ہین - جن مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہین پہونچی - مگر اب تو ڈاک - تار - ریل سے زمین کے اس سرے سے اُس سرے تک خبر پہونچ سکتی ہے یہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے - یہ بھی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے - عرب کے کئی لوگ - کہنے لگے - کہ ہین کہ اذا العشار عطّلت کا زمانہ آ گیا - عشار (گیابھن اونٹنیان) کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہو گا - کیونکہ اس دن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل والی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی - اونٹنیون کی خصوصیت کیا ہے مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیون پر نہ رہے گا اور چونکہ حدیث مین یہی زمانہ مسیح موعود کا لکھا ہے - اسلئے اب عرب والون کو مسیح موعود کی تلاش کرنی چاہیئے دیکھو اب تو ان کے گھر مین ریل بن رہی ہے - اور خود ہمارے دشمن اس مین سرتوڑ کوشش کر رہے ہین یہ بھی ایک نشان ہے - کہ ہمارے دشمنون کو خدا نے ہمارے کام مین لگا دیا ہے چندہ تو دے رہے ہین وہ اور صداقت ہماری ثابت ہو گی افسوس کہ یہ لوگ ہمارے بغض کیوجہ سے آنحضرت کی پیشگوئیوں کی تکذیب بھی کر دیتے ہین مگر کس کس نشان کی یہ تکذیب کرین گے خدا نے ہمارے لئے طاعون بھیجا زلزلہ بھی آیا یاجوج ماجوج دجّال کا خروج ہو چکا - کسوف خسوف ماہ رمضان مین غیر معمولی طور سے ہو چکا کہتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہے نادان یہ نہین سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو اب راویوں پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقعہ ہو جائے تو بڑا ہی بیوقوف ہے وہ شخص جو پھر بھی کہے کہ فلان راوی ایسا اور فلان ایسا -

ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض حدیثین صحیح عجب نہین اگر موضوع ثابت ہون اور کئی ایسی حدیثین جنہین موضوع کہتے ہین - صحیح واقعات نے صحیح ثابت کین - ان لوگون مین ذرا بھی ایمان ہو تو مان لین دیکھو حدیث و قرآن و حالات موجودہ کا آپس مین کیا تطابق ہوتا ہے - یہ ہمین مفتری کہتے ہین - اچھا الہام بنا لئے پر تو ہمارا اختیار ہے کیا آسمان پر بھی ہمارا اختیار تھا کہ ہم ماہ رمضان آ گئے - کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جہنّم للکٰفرین عرضا سے آگے فرمایا - الّذین کانت اعینہم فی غطاءٍ عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعاً - ذکر سے مراد یہ ہے کہ جن مین نے ان کو اپنے مامور کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا یہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مُصلح کو بھیجدیا سو اس مامور سے وہ غفلت مین رہے - ان کی آنکھون کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھا گئے تھے اور حق کا نور نظر نہ آیا - یہ کیون کہ جوش تعصب سے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہین سکتے - (وکانوا لا یستطیعون سمعاً)

اب ان لوگون کی حالت یہی ہو رہی ہے - اور اس کی سزا بھی وہی مل رہی ہے - جو قرآن مجید مین ہے - کہ

عرضنا جہنّم یومئذٍ للکٰفرین عرضاً -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۸ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

خدا تعالےٰ کی تازہ وحی

یکم جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ "دبدبۂ خسروئیم شد بلند"

زلزلہ در گور نظامی فگند۔

۲ - اِنّی معک اینما تذھب تسیر۔

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور سیر کرے۔

۲ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء - اِنّی معک و مع اھلک

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کیساتھ ہوں۔

۲ - اِنّی معک فی کُلّ حالٍ ۔ وعند کل مقال۔

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں۔

۳ - اِنّی معک فی کل موطنٍ ۔ نصرٌ من اللہ و فتح قریب۔

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُصرت اور فتح قریب ہے۔

۴ - وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔

ترجمہ ۔ اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہوں گے۔

۵ - واِمّا نرینّک بعض الّذی نعدھم او نتوفینّک

ترجمہ ۔ اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتین دکھاوین گے جو وعدہ کیگئی ہین یا تجھے وفات دینگے۔

۶ - نصرکم اللہ نصراً مؤزّرا۔

ترجمہ ۔ مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری مؤیّدانہ مدد۔

۷ - اِنّی معک یا ابراھیم۔

ترجمہ ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۱۸ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔

وہ وعدہ ٹلے گا نہین جب تک خون کی ندیان چارون طرف سے بہ نہ جائین۔

۱۹ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ اِنّی معک و مع اھلک ھٰذا

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ اور تیرے اہل کیساتھ ہون ۔ جو یہ ہے

۵ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ مرحوم امیر خان کی بیوہ جسدن اس کا خاوند فوت ہُوا مینے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہُوا ہے مینے وہ مٹا دیا اور اسکی جگہ اسکی پیشانی پر ۶ کا عدد لکھدیا ہے۔

۲۱ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء ۔ ملعونین اینما ثقفوا اخذوا۔

وہ ملعون ہین جہان کہین پائے جائین پکڑے جائینگے۔

۲ - ان الصفا و المروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالےٰ کی نشانیون مین سے ہیں۔

مبارک

محمد علی خان صاحب احمدی شاہجہان پوری کے ہان اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے خدا مبارک کرے اور بچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی مین ایک اخبار بدر کسی غریب کے نام مفت جاری کرنے کیواسطے لکھا ہے۔ درخواستین آنی چاہئین۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جائے گا۔

ایساہی جناب حکیم مرزا خدا بخش صاحب ساکن جھنگ حال وارد لاہور لنگی منڈی کے ہان اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جسکا نام حمید الرحمن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف اطلاع دیتے ہین کہ یہ لڑکا بروز جمعۃ المبارک ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء کی صبح کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیک بنائے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دوست اخبار مین دنیوی حصّہ کو لینا پسند نہ فرماوین گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہین پہلے کی طرح صرف بارہ صفحون کا اخبار لین۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہین۔ جنھون نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی پس ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہین سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ مین بھیجا جائے۔ علاوہ ازین دنیوی خبرون سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک ضروری امر ہے۔ جن دوستون کیطرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت ارسال فرما سکتے ہین۔ کوئی ایسی جلدی نہین۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستون پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہین۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دین گے اور جلدی سے یا دیر سے بہرحال وہ قیمت بھیج ہی دین گے۔

والسلام۔ مینجر اخبار بدر

مدینۃ المسیح

جب سے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے تیور کچھ ایسے ہو رہے ہین۔ کہ غبار آلود رہتا ہے۔ کُہر ایسی پڑتی ہے کہ دو چار گز کے فاصلہ پر کچھ بھی صاف نظر نہین آتا اور آہستہ آہستہ کچھ نم پڑتی رہتی ہے۔ آج ۲۱ جنوری کو بھی سردی اور ٹھنڈی ہوا کیوجہ سے نماز جمع ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ علیل رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی تن دہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عُسر و یُسر مین یکسان خوش رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا احسن (اللہ تعالیٰ اُنہین عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو خاص جوش و اخلاص کے ساتھ سناتے ہین۔ ۱۷ جنوری کو آپنے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتون سے مراد دس صدیان لین۔ تو کل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ والشفع والوتر مین تیرھوین اور چودھوین صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا ہے یعنے۔ پھر چودھوین مین آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرین گے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فرعونیون کے ساتھ ہوا۔ یہان ایک شخص علاقہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد ازان بیمار ہوگیا اور اسی بیعت مبرور کی حالت مین راہئی ملک بقا ہوا۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

مقبرہ بہشتی کی نسبت پہلے مخالفون اور بدظنی سے کام لینے والون نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہان وہی دفن ہون گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اسکے قریب ہین۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگون کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز وحی الٰہی سے تھی۔ ابتک جتنے اس مین داخل ہوئے ہین تقریباً سب ہی غریب و مخلص لوگ تھے اور پھر دور کے رہنے والون کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلسہ آریہ لاہور کے متعلق جس قدر درخواستین موصول دفتر کتب خانہ ہوئی ہین وہ محفوظ رکھی گئی ہین۔ اور آئندہ جس قدر درخواستین ملین گی۔ اون کو بحفاظت رکھا جاویگا۔ لیکن یہ امر ظاہر کر دینا واجبی اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا جو کہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور جو سو صفحہ سے زائد چھپ چکا ہے جسکی قیمت معہ لیکچر کے بعد طیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ سے الگ شائع نہ ہوگا۔ پوری قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات کیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہرہ پر لیکچر کا خریدنا پسند نہ ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مہتمم کتب خانہ کو اپنی نہ سے مطلع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر بمعہ ضمیمہ وی پی کر کے روانہ کر دیا جاویگا اور واپسی کا عذر نا معقول ہوگا۔ والسلام

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

رسید زر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۳۲۹۔ کرمداد صاحب ۶/ ۱ر
- ۱۳۴۶ کریم الدین صاحب عار
- ۸۴۵۔ محمد عبد الرحمان صاحب عہ
- **۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۳۶۔ عمر الدین صاحب صہ
- ۱۱۴ میر قاسم علی صاحب ہے
- **۲۵۔ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۱۳۴۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب صہ
- ۱۸۷۶۔ کرم الٰہی صاحب عار
- ۱۸۷۷ محمد رمضان صاحب عار
- ۹۰۳۔ امیر محمود صاحب ہے
- ۱۲۵۹۔ الہ بخش صاحب عار
- ۱۸۱۹۔ محمد بخش صاحب عار
- ۷۲۰ جلال الدین صاحب عہ ۱۲ر
- ۱۳۶ نظام الدین صاحب عہ ۴ر
- ۱۰۹۱ نظام الدین صاحب عہ ۴ر
- **۲۶ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۸۴۲۔ فضل الٰہی صاحب عہ
- ۱۷۷۶۔ عزیز الدین صاحب للعہ
- ۳۰۱۔ غلام نبی صاحب للعہ
- ۱۱۰۸ محمد بخش صاحب عار
- ۱۱۰۶۔ غلام محمد صاحب للعہ
- ۷۴۷۔ محمد بخش صاحب عہ ۸ر

تا ۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

- ۔۔۔ نور الدین صاحب سعہ
- ۔۔۵ ظفر حسین صاحب للعہ
- ۔۔۶۱ فیروز الدین صاحب ۸ر
- **دسمبر ۱۹۰۷ء**
- ۹۰۳ [illegible] صاحب ۴ر
- ۱۱۵۶ [illegible] عبد اللہ صاحب عار
- ۳۹۱ [illegible] صاحب ہے
- ۱۰۸۶ [illegible] صاحب عار
- ۱۱۲۰ [illegible] صاحب ہے ۱ر
- ۱۴۹۵ [illegible] صاحب عہ
- ۳۵ [illegible] شاہ صاحب للعہ
- ۲۹۴ [illegible] صاحب للعہ
- ۲۷۱ [illegible] صاحب للعہ
- ۱۴۶۷ [illegible] صاحب عہ
- ۵۶ [illegible] مقصور صاحب للعہ
- ۔۔۷۷ [illegible] زاق صاحب ہے
- ۹۴۸ [illegible] صاحب ہے
- ۹۷۵ [illegible] صاحب عہ
- ۱۵۱۱ [illegible] صاحب ہے
- ۱۲۶۹ [illegible] صاحب ہے ۴ر
- ۱۳۶۹ [illegible] صاحب عہ
- ۱۲۳۲ [illegible] صاحب للعہ
- ۱۳۰۶ [illegible] صاحب ہے

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی

پر ریویو

(از سید صادق حسین صادق۔ مختار عدالت سیکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین ایک کتاب اتمام البرہان نام مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب میرٹھی۔ آجکل اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر اڈیٹر شحنہ ہند کی لکھی ہوئی تقریظ بھی چھپی ہے۔ اسلئے مین نے خیال کیا کہ متذکرہ بالا کتاب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی۔ مگر جب مین نے اس کتاب کو بالاستیعاب دیکھا۔ تو ثابت ہوا کہ ایڈیٹر صاحب کی تقریظ محض زرطلبی اور دین فروشی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شحنہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطابع میرٹھ مین باہتمام ایڈیٹر مذکور طبع ہوئی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے۔ کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریظ لکھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محرک پیش آگئے جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین۔ علاوہ برین ایک قطعی دلیل جو اس رائے کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ مصنف کتاب حنفی مذہب چشتی مشرب غیر مقلدین کا تلخ دشمن جمود علے التقلید کا ایک زبردست آرگن ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ مین مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانون کو خارج از اسلام ٹھہراتا ہے مگر یہ نام کے اہلحدیث بندہ شکم عبدالدرہم اس کی تعریف مین بالفاظ ذیل نغمہ سرائی فرماتے اور مثل جس کا کھائیے اسی کا گائیے اصل کر دکھلاتے ہین۔ ”فمرحبا لک ایہا الموحد المتورع المتبع للکتاب والسنۃ اخی المکرم الحاج الحرمین الشریفین الملقب باحمد حسین صانک اللہ عن الشین فی الدارین“

ہماری رائے یہ ہے۔ کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت ہے تو پھر غیر مقلدین کے ضال و مضل ہونے مین کچھ شبہ نہین خیر ہم اس بات کو طول دینا نہین چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود علمائے اہل حدیث کے سپرد کر کے اصل کتاب کی حقیقت ناظرین پر ظاہر کر دینا چاہتے ہین۔

پس واضح ہو۔ کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذیعلم ومتین و مہذب آدمی معلوم نہین ہوتا اور کتاب مذکور کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہائت صفائی کے ساتھ کھل جاتی ہے کہ مصنف کو خیریت سے اردو نویسی کا سلیقہ بھی نہین اور جس بحث پر آپ نے قلم اٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ مین کہان۔ موٹے موٹے اور مشہور مسائل اسلامیہ واہم واقعات تاریخیہ سے بھی آپ سخت ناآشنا محض اجنبی و بیخبر نظر آتے ہین۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریویو سے ان تمام امور کی تصدیق ہو جاوے گی۔

مصنف موصوف صفحہ ۳ کتاب مذکور مین آیۃ کریمہ فان حزب اللہ ہم الغالبون سے استدلال کر کے اپنی جماعت کو حزب اللہ قرار دیتے ہین مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیۃ کا سمجھا ہے اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ کفار شکست ہوئی یا حجاج و یزید کو اپنے مشہور حریفون پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کفار کا غلبہ مسلمانون پر چلا آیا ہے تو کیا معاذ اللہ کفار گذشتہ و موجودہ و حجاج و یزید حزب اللہ مین داخل ہین۔

ثانیاً آیۃ کریمہ زیر بحث مین جس غلبہ کا ذکر ہے وہ اون امتیازی نشانون مین ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منجانب اللہ بطور فرقان عطا ہوتے ہین اور مصنف اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ غیبی امور پر اطلاع پانا۔ مستجاب الدعوات ہونا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے لدنی طور پر بہرہ یاب ہونا یہ اولیاء الرحمن یا حزب اللہ کی علامات ہین۔ ان علامات حزب اللہ مین مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے تمام مشہور علماء و مشائخ وقت کو رجسٹری شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام آتھم وغیرہ کتب حضرت اقدس مین اس کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے مگر ان علماء و مشائخ پر حق کا ایسا رعب چھایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آکر اپنی مغلوبیت کی مہر لگا چکے پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام حزب اللہ مین داخل اور الغالبون مین شامل ہین اور ان کے مخالف مغلوب و منکوب۔ اگر شیخصاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا مین مقابلہ کیلئے خود میدان مین آئین یا اپنے کسی حمائتی کو بلائین ورنہ اولیاء الرحمن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائین۔

پھر لائق مصنف نے اسی صفحہ مین صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیۃ کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون ولکن اکثرہم لا یعلمون کو معیار ٹھہرایا ہے۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہین چاہتے۔ بلکہ شیخصاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنفہ مولوی خلیل اللہ صاحب انبیٹھوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی بطبع ہاشمی مین چھپی ہے۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہین۔ شاید شیخصاحب اس کو پڑھکر اپنے دل مین کچھ شرمائین اور انصاف کو کام فرماوین۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین۔ کہ مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاءہ الا المتقون کی بنا پر وہی اعتراض کیا تھا۔ جو شیخصاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ مین یہ لکھا ہے۔

”سنو! کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے عمرہ کیواسطے نہ جانے دیا اور لوگون نے انکو ملامت کیا تو جواب دیتے تھے۔ کہ ہم متولی اور خدمتگار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہین جسکو چاہین آنے دین جسکو چاہین نہ آنے دین ہم مختار ہین۔ تو اس کو حق تعالی نے رد فرمایا۔ کہ وہ ہرگز مستحق ولائت بیت اللہ کے نہین کیونکہ ظالم ہین۔ مشرک ہین۔ اور مستحق ولائت بیت اللہ کے مؤمن موحد ہوتے ہین اور نیز بیت اللہ کی خدمتگاری خدا تعالی کا گھر ہونے کیوجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالی کا بندہ مومن موحد ہو۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالی کا ہے۔ حق تعالے کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کیوجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگذاری کرتا ہے پس استحقاق ولائت بیت اللہ مشرکین کو ہونا محض غلط ہے اور علی ہذا خدام ہونا بیت اللہ کا بوجہ حق تعالی کے بیت ہونے کے دعوے کرنا ان کا بالکل لغو ہے۔ استحقاق اسکا مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالی کے بیت ہونیکی وجہ سے سوائے مومنین موحدین کے کوئی ولی بیت کا نہین ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب آیۃ کا تھا۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنے پیدا کئے کہ جو ولی بیت ہوتا ہے وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے۔ غیر متقی ولی خادم بیت کا ہوتا ہی نہین۔ پس جسکو خادم بیت دیکھو جان لو کہ حسب وعدہ حق تعالے کے وہ متقی ہے۔“ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالی)

مکالمہ مابین مولوی غلام حسین و سید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے اشاعت ارسال کرتا ہوں جو حضرۃ مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین شاہ صاحب ساکن موضع خوشحال تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مابین مولویصاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرما کر ممنون فرما دیں گے۔

و ھو ھذا

سید غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر حسن ظن ہے صرف میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت و نبوت حضرۃ مولانا و سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انصاف سے کام لیویں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے میں آپکو انشاء اللہ تعالےٰ ابھی سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتا دیں کہ آپ مذہب اسلام میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب۔ ہاں احادیث کے رو سے تو قائل ہیں۔

مولویصاحب۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے بھی قائل کرا سکتے ہیں۔ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتا دیں کہ جس شخص نے مجدد ہونا ہوتا ہے وہ کس طرح مجدد ہو جاتا ہے آیا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں یا اللہ تعالیٰ اس کو چن لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا ہوتا ہے کس طرح معلوم کر لیتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولویصاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جسکو غیب سے اطلاع ملی یا الہام اور وحی ہو۔ ... اپنی اصطلاح میں رسول بیان فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع ۲ کی آیۃ میں فلا یظھر علی غیبہ احدًا الا من ارتضی من رسول۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنے اس کے پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جسکو وہ چاہے اطلاع دیتا ہے۔

سید صاحب۔ میں اولیاء پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی کا قائل نہیں ہوں۔

مولویصاحب! بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رو سے کوئی فرق بتا سکتے ہیں۔

سید صاحب! قرآن کریم کے رُو سے اگرچہ کوئی فرق نہیں بتا سکتا ہوں مگر علماء نے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولویصاحب! خیر ہمیں بہر حال دینی امور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ ترجیح دینی چاہیئے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر کا قول ہیچ ہے اور آپ خود بھی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں

نوٹ۔ یہاں مولویصاحب کے سامنے سید صاحب خاموش ہو گئے اور پھر سلسلۂ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب! آپکے اس بیان سے تو سب مجدد رسول ٹھہرے۔ تو اس میں میرزا صاحب کی خصوصیت کیا باقی رہی۔

مولویصاحب! ہمیں کب انکار ہے کہ اور مجدد کمالات رسالت یا بروزی رسالت سے عاری تھے۔

سید صاحب! مولویصاحب آپنے ایک تمہید رکھ کر گفتگو شروع کی اور میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرما کر ہمکو قرآن مجید سے کوئی صاف آیۃ بتا دیں جس سے بلا تاویل ثابت ہو کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک پہونچا دیں اور انصاف سے کام لاویں۔

مولویصاحب! ایسی صاف آیۃ بھی بتا دیدیتے ہیں۔ اب آپ انصاف سے کام لیں۔ اور نور ایمان سے جواب دیں وہ آیت یہ ہے یبنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی الخ سورہ رکوع ترجمہ اے آدم کے فرزند جب تمہارے پاس تم میں سے رسول آوینگے اور وہ میری آیتیں تمکو پڑھ سناویں گے۔

سید صاحب۔ اس آیۃ میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام کے قبل کے رسول ہیں

مولویصاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کھولکر یہ موقع نکالکر دیکھ لیویں یہاں گذشتہ رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ سیاق و سباق صاف تبلا رہا ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو صحبۃ کے بعد اسلام میں آنیوالے ہیں۔ یاتینکم کا لفظ خود ہمارے قول کا شاہد ہے

سید صاحب! اس آیت میں لفظ اما وارد ہے اور وہ صرف شرط کیلئے ہے اور اسطرح پر آپکے معنے ٹھیک نہیں بلکہ صحیح معنے یوں ہوئے ہیں کہ اے آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر ہماری آیتیں پڑھ سنائیں پس جب یہ جملہ شرطیہ ٹھہرا۔ تو اس کا تحقق وقوع لازم نہیں اور یہاں ضرور کسی کا آنا ثابت نہیں آسکتا۔

مولویصاحب! جو معنے ہمنے کئے ہیں قرآن کریم کے رُو سے بالکل ٹھیک ہیں اور ایسا حرف شرط قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان کیا ہے اور اگر وہاں آپکے معنے لئے جاویں تو سراسر غلط ٹھہرتی ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ سورۃ البقرہ یہاں لفظ اما جو شرط ہے آیا ہے۔ اور تحقق وقوع پایا ہے اور اس کے صحیح معنے یوں ہو سکتے ہیں کہ جب آویگی میری طرف سے ہدایت۔ پس جس نے اس ہدایت کی تابعداری کی تو ان پر نہ خوف ہے، نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ ظاہر ہے کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کثرت سے آئے۔

سید صاحب! اگر ہم تسلیم کریں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسول آئے تو جیسا اولوالعزم انبیاء کے وقت میں تابع اور مددگار رسول تھا حضرت ابراہیم کے وقت میں لوط حضرۃ بطور امداد رسول نہ ہوا۔

مولویصاحب! اور انبیاء کو مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے مددگاروں کیلئے درخواست کیا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درخواست سورہ طٰہٰ میں مذکور ہے۔ رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرًا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری۔ الخ ہارون کو وزیر گردانا۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مددگار کے لئے ظاہر نہ کی تا جو اصحاب ان کو ملے کہ وہ انبیائے بنی اسرائیل جو موسیٰ کے بعد و قفینا من بعدہ بالرسل سے ظاہر ہے کم نہ تھے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے آیۃ استخلاف میں خلفاء کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ کے ہم معنے ہے

سید صاحب! نہیں۔ آیۃ استخلاف میں خلفاء مذکور ہیں اس سے عام سلاطین مراد ہیں۔

مولویصاحب! افسوس وعد اللہ الذین امنوا منکم۔ اولئک ھم الفاسقون۔ میں ان کے لئے ایمان اور عمل صالح قرار ٹھہرایا اور ان خلفاء کا فرو فاسق گردانا گیا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہیں واجد علیشاہ اور یزید جو سلاطین تھے۔ ان کے مومن و کافر تھے۔

مولویصاحب نے اب جب سب کو لاجواب پایا تو ان کو مہلت دی کہ جب چاہیں لیسکتے ہیں۔

میں نے اس مضمون کو دلچسپ دیکھکے اپنی عبارت میں ادا کیا اس خیال سے کہ شاید کوئی روح اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور موجب اجر ہو والسلام

راقم

خاکسار

قاضی محمد یوسف از پشاور

خطبہ عید

(جو عید اضحیٰ پر حضرت مولوی حکیم نورالدین

Digitized by Khilafat Library

صاحب نے ۱۵۔ جنوری ۱۹۰۸ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سے نم ٹپک رہی تھی۔ اسواسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درمیان چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر سے مکبرین جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب بہ سبب اسہال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکیں گے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ پینے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلاؤ تو سہی۔ دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود اسقدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اور قربانی پر بیان فرمایا جو کہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل از قرأت پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولویصاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصلہ ذیل آیت قرآنی پڑھکر وعظ شروع کیا۔

لَن يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنكُمْ۔

ہمارا پیارا کون ہو

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ چاپلوسی نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھکر ایسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ پیارے تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابدالآباد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں محبت کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں پس اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے

خدا کے پیارے ہم کس طرح بن سکتے ہیں

لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان اللّٰہ یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ ساہوکار یا معمولی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جلشانہٗ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسی عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذرّوں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔

حقیقت معجزات

جو معجزات کے منکر ہیں وہ مانتے ہیں کہ سب ذرّے اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس سارے معجزوں کا دارومدار اللہ کی قدرت سے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمائیاں طرح طرح کے عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔

انسان کو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ کھائے پیئے پہنے اللہ تعالیٰ متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللّٰہ یجعل لہٗ مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب انسان جب متقی بنجائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اسپر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا

مصائب سے نجات

ذریعہ بھی تقویٰ ہے۔ (۲) انسان جب مصیبت میں حوادث زمانہ سے پھنس جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب سے تمسک کرکے نجات حاصل کرے تو وہ خبیر جو ذرّہ ذرّہ کا آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو ہم تنگی

حصول آرام

سے بچائیں گے۔ (۳) یسر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللّٰہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا گویا تنگی بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحوں کو اُلٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک در باریک تدبیریں کرنیوالے مال خرچ کرنیوالے

متقی کی مثال

جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے ذلیل وخوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰؑ کے بارہ میں کہا وھو مھین ولا یکاد یبین ایک ذلیل (اور ہینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کرسکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتوں والے شان وشوکت والے جاہ وجلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

اغرقنا اٰل فرعون وانتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرا ہی کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذیذ نظارہ ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح

(۴) اسی طرح متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولٰئک ھم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فتحمند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور متقی کی مثال

یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس بہت سے مویشی تھے۔ بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معه السعی قال یا بنیّ انی اریٰ فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تریٰ۔ سو برس کے قریب کا بڈھا۔ ایک ہی بیٹا۔ اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ وجلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللّٰہ من الصابرین۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا میں بفضلہ صبر کے ساتھ اسے برداشت کرونگا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی۔ قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی کا بدلہ

جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضایع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیمؑ کو اتنی اولاد دیگئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیمؑ کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔ کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام الٰہی اسپر ہوئے کہ گننے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشیگا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کریگا۔ یہ کہانی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی

اسوقت کے ایک متقی کی مثال

حالت موجود ہے کس چیز نے ایسی سردی میں تمھیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کیطرف سفر کرنیکے لیے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے ایک ثبوت ہے۔ کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کر کے دیکھے کہ اسکی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گذاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم صلعم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے مگر وہ خدا جس نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آکر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو ایک ہی حملہ میں یہ سب تمہارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائیں گے اسپر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جان نثار مرید ملے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔

آنحضرتؐ کی کامیابی

اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنیوالا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی یہی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم اٰمنا۔ دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادۃ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھکر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلعم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گذرتا جس میں مومنوں

کس نبی پر دعائیں ہوتی ہیں

کی ایک جماعت دردِ دل سے اللّٰھم صل علیٰ محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب وعشا ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپ کے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپکا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سر پر یہ عام سنّت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ اُمّت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اُٹھ جائیگا اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا بھیجنے والا اسلام ہے پھر مکہ دار السلام پھر مدینہ دار السلام (فتنہ دجال سے) نبی کریمؐ کیلیے بھی یعصمک من الناس آچکا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام پس سلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکل کر اوروں میں نہ چلا جائے۔

اس کا طریق کونوا مع الصادقین ہے یعنی راستبازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پھر اس سال میں دیکھنا کہ جیسے

قربانی کے نظارہ سے فائدہ

ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی ملکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سچا خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی ملکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیے۔

قربانی کرنیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم واسمٰعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مدنظر رکھو کہ تمھیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیئے۔ جسطرح ان جانوروں کا خون کر لیتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون تک سے دریغ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں اُٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم واسمٰعیلؑ کا نام دنیا سے نہیں اُٹھا ان کی عزت واکرام میں فرق نہیں آیا۔ پس تمھاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقویٰ تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت

صحبت صالح

رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ بعض طبائع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سماعون للکذب

سماعون لقوم اٰخرین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہین کہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری باتون کو پسند کرتے ہین جب دوسرون کے پاس جا بیٹھتے ہین تو پھر ان کی باتین قبول کرتے ہین ایسے لوگون کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقیون کی صحبت مین رہین اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاحول اور دعا کرین دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہین۔

مولویون کی حالت

افسوس ہے مین تمہین کیا سناؤن سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ دو مولویون کا ذکر سناتا ہون ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے پاس کوئی تسخیر کا عمل ہے جو آسائش کی تمام راہین آپ کے لئے کھلی ہین اور اتنی مخلوق خدا آپ کے پاس آتی ہے مین نے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہونا ہے۔ خدا نے تو فرما دیا کہ سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض۔ سارا جہان تمہارے لئے مسخر۔ اس سے بڑھکر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے اس سے کامیابیون کی تمام راہین کھل جائین گی۔ میری یہ بات سنکر وہ ہنس دیا اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہین کوئی عمل تسخیر بتلاؤ۔ ایک اور مولوی تھا اس نے مجھ سے مباحثہ چاہا۔ مین نے اسے سمجھایا تم لوگون کی تعلیم ابتدا ہی سے ایسی ہوتی ہے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر اسپر اعتراض پھر اس اعتراض پر اعتراض۔ اسی طرح ایک لمبا سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے کچھ اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے سمجھائے سے کچھ نہین سمجھتے۔ مین تمہین ایک راہ بتاتا ہون بڑے اضطراب سے خدا تعالے کے حضور دعا کرو اس نے بھی یہی کہا کہ یہ تو ہم جانتے ہین۔

دُعا

غرض دُعا سے لوگ غافل ہین حالانکہ دعا ہی تمام کامیابیون کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا بھی دعا ہی سے ہوتی ہے۔ انسان بہت دعائین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے۔ دُکھی ہے۔ تو شفا ہو جاتی ہے۔ غریب ہے تو دولتمند۔ مقدمات مین گرفتار ہے تو فتحیاب۔ بے اولاد ہے تو اولاد والا ہو جاتا ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے ایسا دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت مین مستغرق رہے۔ اگر کسل ہے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے بلند پروازی کر سکے۔ کاہلی سستی ہے تو اس سے یہ بھی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلکشا یہی دعا ہے اسباب کو مہیا نہ کر سکنا یہ عجز ہے اور مہیا شدہ اسباب سے کام نہ لینا یہ کسل ہے اسکے لئے دعا سکھلائی گئی۔ اللّٰھم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جائے اور اسے آسودگی ملے بلحاظ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو پھر کبھی کبھی اعمال بد کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ غضب آ جاتا ہے وہ اپنی آسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھ کر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور بُرے عملون مین پڑ جاتا ہے اسلئے دعا سکھائی گئی۔ کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ مین منعم علیہ بن کر تیرا مغضوب نہ بنون۔ مغضوب کے دو علامات ہین۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بے جا عداوت رکھے ضالین وہ بھولا بھٹکا انسان جو کسی سے بے جا محبت کرے اور سچے علوم سے بیخبر ہو۔ پس انسان کو چاہیئے یہ دعا کرے اپنا منعم علیہ بنا لے مگر ان انعام کئے گیون سے کہ جن پر تیرا نہ غضب کیا گیا ہو نہ وہ بھولے بھٹکے قرآن کی انتہا دعا پر ہے قل اعوذ برب الناس۔ اول البشر آدم نے بھی دعا کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام بھی دعا ہی ہے اللّٰھم الحقنی بالرفیق الاعلی جو لوگ دعا کے ہتھیار سے کام نہین لیتے۔ وہ بدقسمت ہین۔ امام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہین وہ بھی دراصل دعاؤن سے بے خبر ہین۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے تڑپ سے حق طلبی کی نیت سے تقویٰ کے ساتھ دعائین کرتے کہ الٰہی اس زمانہ مین کون شخص تیرا مامور ہے تو مین یقین نہین کر سکتا کہ انہین خدا تعالے ضائع کرتا۔ مین کبھی کسی مسئلہ و اختلاف سے نہین گھبرایا کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور حدیث اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ سچا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے بھی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پھر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس مین متقیون کے صفات اور راستبازون کے صفات موجود ہین۔ اللہ تعالی عمل کی توفیق بخشے۔ فہم و فراست بخشے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر مین خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو پھر بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے قوم مین اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن ظن سے کام لو۔ اُمر و بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو۔ دعا کرو کہ خدا راستبازون کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالی نے ہمپر جو اپنا انعام کیا (مسیح موعود) اسکی اتباع فرمانبرداری اسکی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی مخلوق آئیگی جو پچھتائیگی۔ کہ ہم کیون اس کے زمانے مین اس کے فرمانبردار نہ ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قومون سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے مین ہے اس سے مسلح ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہین دنیا چند روزہ جگہ ہے۔ ہمیشہ ساتھ نہین رہیگی۔ دنیا کی صحت دنیا کی محبت دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب یہین رہ جائین گے صرف اللہ کی رضامندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائین گے۔

قربانی کے بکرے

قربانی کے لئے نبی کریم کو وہ نر بکرے پسند تھے جن کے منہ اور پاؤن مین سیاہی ہو۔ والا خصی کا ذبح بھی شرعاً جائز ہے جسکا پیدائشی سینگ نہ ہو وہ بھی جائز ہے ان جس کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو یا کان چیرا ہوا ہو وہ ممنوع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہین۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہین رکھتے۔ مگر فقہاء کہتے ہین کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا بھی جائز ہے اور دنبہ چھ ماہ کا بھی۔

(بھیڑ اور دنبہ کا ایک حکم ہرگز نہین۔ یہ ہمارے بعض فقہا کی غلطی ہے بدر)

مومن اس اختلاف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری بات تو یہ ہے۔ کہ انسان ان سب باتون مین تقویٰ کو مدنظر رکھے۔ اور قربانی کی حقیقت سمجھے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہین قربانی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کر دے۔

(نوٹ۔ آپ نے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان مین جلسہ نہین کیا اور بعد مین دعا کی گئی)

حکمت کے موتی

درختون پر ہر موسم بہار مین جوانی آتی ہے لیکن انسان پر جوانی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔

وہ دولت جمع کرنی چاہیئے جسے نہ بادشاہ لے سکے اور نہ چور چرا سکے بلکہ جو مرنے کے بعد بھی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔

صبر مُسرت کی کنجی ہے توبہ معافی کی اور انکساری اطمینان کی۔

دعا ایمان کے لئے ستون ہے۔

میٹھی بات دل کو مقید کر لیتی ہے۔

ہیرا اگر کیچڑ مین گر پڑے تو بھی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

Digitized by Khilafat Library

ایک شخص نے بہت عمدہ تحریک کی ہے کہ ہمارے ملک میں دریاؤں ۔ تالابوں ندی نالوں سے سیپ بکثرت دستیاب ہو سکتے ہیں ۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کھولدے تو بہت نفع حاصل کرے ۔ وہ صاحب لکھتے ہیں کہ صرف ان ہتھیاروں کی ضرورت ہے ۔ آری تراشنے کی ۔ چھوٹی قسم کا تیشہ چھیلنے کو ۔ سوہان یعنی رندہ صاف کرنے کو ۔ سوراخ نکالنے کے لئے ایک تیز برما ۔ بعد ازان بٹنوں کو کوٹیوں پر سینک کر انڈے کی سفیدی اور مکھن میں دو تین بار بجھالیا جائے ۔ جس سے چمک اور جلا ہو جائیگی ۔

(ادیر) کام تو کرنے کو بہت ہیں ۔ ہمت چاہیئے ہمارے ملک میں یہ نقص بہت ہے ، کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہیں جانتے جو جس کام میں لگا بس اسی میں لگا رہے گا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھے گا ۔

بعض پیشوں کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجب حماقت ہے ، ۔ مفصلہ ذیل اشعار موثر ثابت ہوں گے ۔

کپڑوں کے کارخانے بنیوں نے کھولڈالے ۔
بنیوں کے دال آٹے دھنیوں نے تول ڈالے
درزی کی استری نے کپڑوں میں جھول ڈالے
پھر تر مین دانی گردن مین ڈھول ڈالے
نقال بھانڈ کھتک تاجر بنے ہوئے ہیں ۔
تمو ار کے دھنی اب گاجر بنے ہوئے ہیں ۔
ڈاسن چمار بن کر لاکھوں کما رہا ہے ۔
جوزف لہار بن کر لاکھوں کما رہا ہے
نتھو کمہار بنکر لاکھوں کما رہا ہے
چھجو سنار بن کر لاکھوں کما رہا ہے ۔
تیلی ہے راک فیلر مٹی کے تیل والا ۔
ریلی نہیں ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا
بابو بنے جولاہے لالہ بنے ٹھٹھیرے
صراف ہیں تنبولی زربافت ہیں کبیرے .
تعلیم و تربیت سے ہیں جال میں مچھیرے
پیشے نہیں رہیں گے دنیا میں میرے تیرے
ذاتوں کا فرق سارا اُٹھ جائیگا جہاں سے
لایلے ہے چھوت جانے ہندوستان کہاں سے

جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں

اب چونکہ اکسٹریمسٹ اور موڈریٹ گروہوں کے بعض اخباروں میں چل رہی ہے اسلئے نکتہ چینی کر کے ایک دوسرے کو خوب رسوا کر رہے ہیں سوال اٹھایا گیا ہے کہ اکسٹریمسٹ اخبار کیسری مرہٹہ اور بندے ماترم جو سودیشی کی حمایت میں اجنبی گورنمنٹ سے بھی بیزار ہیں ۔ ولائیتی کاغذ پر کیوں چھپتے ہیں اسی بنا پر یہ بھی پوچھا گیا ہے ۔ کہ ہندوستان اور پنجابی کس کاغذ پر چھپتے ہیں ۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ یقولون ما لا یفعلون کے مصداق ہیں ہم کہتے ہیں کاغذ تو پھر ایک بڑی چیز ہے ۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ولائیت کی استعمال کیجاتی ہے ۔ اور کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک ہے اور سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ جو چیز عمدہ اور سستی ہو اُسے بے تنسک خرید و برتو ۔ اور اگر ہمت ہو تو دیسی بنالو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود بھی کچھ نہ کرنا اور دوسروں سے فائدہ اُٹھانے سے بھی منع کرنا ۔

”ملک نائجیریا کے حالات“

”ملک نائجیریا کے حالات روزانہ پیسہ اخبار میں چھپے ہیں ۔ مفصلہ ذیل اقتباس موجب دلچسپی ناظرین ہوگا ۔“

عمریں اس قدر بڑی رہتی ہیں ۔ کہ سو برس کی عمر تو عام ہے لوگ سو برس سے زیادہ ۔ چالیس برس والے سے تو ۔۔۔ چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے ۔ چہرہ پر بچپن برستا ہے مونچھ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی دکھائی دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور داڑھی تو پچاس ساٹھ برس والے کی اگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھے نہیں گئے ہاں اگر ہوں تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہیں سردی برداشت نہیں کر سکتے اور دوائیاں اپنی جڑی بوٹی سے کرتے ہیں ۔ جو ہمکو معلوم نہیں ۔

چکی یہاں نہیں ہے سلوں پر آٹا پیسا جاتا ہے اور پھر پانی گرم کر کے آٹے کو پکا کر (لپٹی) کی طرح بنا لیتے ہیں اور اس کو سالن کے ساتھ کھاتے ہیں روٹی پکانا جانتے نہیں اور ہمارے کھانے سے ان کا پیٹ نہیں بھرتا پسند تو کرتے ہیں مگر تسلی نہیں ہوتی اور ایک قسم کا درخت ہے ، روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہیں اور گھی اتنا پسند نہیں کرتے عورتیں ہاتھوں پیروں میں مہندی لگاتی ہیں مگر ہاتھوں میں اکثر دیکھا ہے ۔ کہ بجائے ہماری عورتوں کے کپڑے اور پتوں سے ہاتھوں سے باندھنے کے ایک لمبا سا تو بنا لیا اور اس میں مہندی ڈالکر ہاتھ پر چڑھا لیا اور پیروں کو کپڑوں سے باز ارہٹ کر لیتی ہیں ۔ عورتوں کے سر پر رومال بندھا ہو سب کے بال بجز کیطرح گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہیں ان کو گوندھ لیتی ہیں ۔ مگر سر گوندھوانے کے لئے سارا دن چاہیئے ۔ ایسا نہیں کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتیں آگے پیچھے بیٹھ سر گوندھیں ۔ نہیں ۔ جس کا سر گوندھنا ہے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور مشاطہ سرہانے بیٹھ کر سر گوندھے ذرا ذرا سی بال کنگھا یا تنکے سے سمیٹ کر وہ گوندھے جاتی ہو ۔ کنگھی ایسے بالوں کے واسطے مختلف ہوتی ہے ۔ ماتھا اور زلفوں والی جگہ عورتیں منڈاتی ہیں ۔ بلکہ منہ پر بھی اُسترا پھیر جاتی ہیں اور سر پر مغز کے اُوپر گوندھ کر نہایت خوبصورت سی قبر بنا لیتی ہیں ۔ جس دو دو انگل چوٹی کے برابر جو سکے یہاں رائج ہیں اکثر بطور ٹیکے کے سر میں رکھتی ہیں ۔ پھر ایک کاجل کی لکیر آنکھ سے لیکر نتھی تک ادھر اور دوسری اُدھر دونوں طرف کھینچتی ہیں اور بہن ایک پتلی انگل بھر لمبی اونٹ کی نکیل کیطرح سُرخ رنگ جو مونگا سا ہوتا ہے ۔ ڈالتی ہیں اور گلے میں عقیق کے کر پر کوئی چالیس چالیس سیاہ موتی یا ایک قسم پتوں کے پرو کر باندھتی ۔

ریویو

ٹکیہ عطر

انبالہ ایک ٹکیہ عطر برائے ریویو آئی ہے جو کپڑے پہننے سے خوشبو دیتی ہے اور سونگھنے کیواسطے خوب ہی حفاظت آسان ہے ایک روپیہ میں ۱۲ ٹکیاں مل سکتی ہیں ۔ مولا بخش معرفت چودھری رحیم علی کورٹ انسپکٹر انبالہ ۔

فتح الیزدان المعروف بہ ثبوت الوجود

یہ رسالہ منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس بٹالہ نے کسی پنڈت مست کے رسالہ بنام مذہب کے جواب میں لکھا ہے مست رام کوئی ہے جس نے ہستی باریتعالیٰ کے برخلاف کتاب لکھی ہے کتاب میں لغو کے لفظ اس کثرت سے استعمال کیا ہے اگر اسکو لغو رکھدیا جاوے تو بہت موزوں ہوگا منشی صاحب نے عمدہ فلسفیانہ دلائل کیساتھ خود مصنف کے الفاظ سے ہی تردید کی ہے امید ہے ۔ کہ اس رسالہ کے پڑھنے سے پنڈت کی سمجھ کچھ ہوش آجائیگی منشی صاحب نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیلات سے عام فہم بھی کر دیا ہے

[illegible]

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تینگ پاؤ پیکین سے شائع ہوتا ہے۔ سنہ ۱۳۵۰ء کے قریب جاری ہوا۔

بعض ایسے پودے بھی دیکھے گئے ہیں جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ کے پھول دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے ہی جن کے پھول اول زرد کل سرخ پھر سفید ہوتے ہیں بعض پھول دن میں تین دفعہ رنگ بدلتے ہیں۔ (دماغ علم حیوانات کا ماہر)

ترکی کا مرض عمدہ بینگ کے استعمال سے جاتا رہتا ہے (خضب)

ایک آلہ ایجاد ہوا جس سے مچھلیاں پانی کے باہر زندہ رہ سکیں۔

عجائبات عالم

بندرگاہ کو صبح کیوقت خواہ کیسی ہی احتیاط سے جھاڑ دیا جائے دن کو خواہ کتنا کم کام ہو پھر بھی شام کیوقت بندر پر گرد کے انبار ہوتے ہیں (دیکھئے کہاں سے آتی ہے؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو باتیں کر سکنے کے قابل بنا سکتا ہے بچوں کے پیٹ سے نکلتے ہی اماں دادا کہہ سکیگا۔ اور پانچویں سال میں ہوشیار ہو کر پالٹیکس مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کریگا۔

آگرہ میں ایک کہاری کے بچہ پیدا ہوا ہے بچے کے چار ہاتھ دو سر تھے۔ مر گیا۔

دلچسپ باتیں

چین کی آبادی ۴۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فغفور چین اور ویسرائے ہند کی ماتحت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس میں ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہیں چار من ساڑھے بائیس سیر گوشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا ہے جرمنی میں بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے ہیں یورپ کا ڈاکٹر سرپن سانپ کو بطور غذا کے پیش کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ [illegible] کے سامنے چوزہ اور ہرن کا گوشت بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور بامزہ ہو کہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت منہ نہ لگاؤ (کیا اس کے یہ معنے تو نہیں کہ مر جاؤ)

انسداد طاعون کے خیال سے رنگون میں ایک لاکھ ستائیس ہزار دو سو دو چوہے مارے جا چکے ہیں۔ ایران میں تمام آتش پرستوں نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا افسر اعظم جو ایک باثر ساہوکار تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو خاص تہواروں کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورو گوبند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولہ کی۔ پہلی ۱۰ جنوری کو ہوا کرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلیں صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ سیالکوٹ گجرانوالہ لائل پور میں ہوا کریں گی۔

آئے دن کے ریلوے تصادم کو روکنے کے لئے یہ تجویز بہت عمدہ پیش کیگئی ہے۔ کہ برقی تختیوں کا بندوبست کریں جس سے اس کا کلی انسداد ہو جائیگا۔ ایسٹ انڈیا ریلوے میں اس کا انتظام شروع ہو گیا۔

شکاگو یونیورسٹی کے پروفیسر نے دعویٰ پیش کیا ہے کہ دس برس تک اگر بچوں کو کپڑے نہ پہنائے جاویں۔ تو بہت تندرست و تنومند ہو جائیں گے۔ (پنجاب کے دیہات میں اسپر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے) کئی متمول آدمیوں نے اس تھیوری کو عملی صورت میں لانے کیلئے ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی چاہی ہے۔

حوادثِ زمانہ

نوشہرہ چھاونی کو مردان اور مالاکنڈ ملانے کے لئے ایک پل کشتیوں کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجھ پل سنبھال نہ سکا۔ وہ ٹکڑا جسپر لوگ جھکے ہوئے تھے اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دریا میں گر پڑا۔ کم و بیش ایک سو آدمی غرق ہوا۔

احمد آباد میں آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔ آٹھ لاکھ روپے کا نقصان۔ ایک مہاجن مع اپنی بیوی اور آٹھ سالہ بچے کے غائب ہے۔

لکھنؤ سے افسوسناک خبر آتشزدگی کی آئی موضع گوا پردا جمعہ کی شب کو بالکل خاکستر ہو گیا۔ (بے خانمان)

لنڈن میں شاہی محل بکنگھم کے رسوئی خانہ میں آگ لگی ۱۳ انجن پہونچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹو گراف کا تماشہ لنڈن کے پارنسلی پبلک ہال میں تھا۔ بچے جس گیلری میں تھے وہ تنگ تھی انہیں دوسری گیلری کی طرف بلایا گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کچل کر مر گئے کوئی چھ چھ سال کی عمر کے تھے۔

حجاز میں ۱۳ دسمبر تا ۱۲ جنوری ہیضہ کے ۲۲۶۰ کیس ہوئے ۱۷۹۰ موتیں۔ قسطنطنیہ میں بھی جا پہونچا۔ خاص مکہ معظمہ میں ۵ تا ۹ جنوری ۱۸۵ کیس اور ۱۶۷۳ اموات رہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے لائن جھاجھا اور گدہو کے درمیان مسافر اور مال گاڑیوں میں تصادم۔ دو تھرڈ کلاس گاڑیاں پاش پاش ہو گئیں۔

قحط

پاریسال کے اخبار متیسی کا ایڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہیں کر سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان میں دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار وسط ہند کی دیسی ریاستوں میں۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین افسر ممالک وسطی میں خیراتی کاموں کے انتظام کے لئے بھیجے گئے۔

صوبجات متحدہ میں قحط کے خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۶۹ ہزار آدمی ہیں۔ وسط ہند میں ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن میں خلل

موضع ویال (ڈیرہ اسمٰعیل خان) میں حکیما نمبردار قتل ہوا۔ لاکھ روپیہ لوٹے گئے۔

ابی سینیا میں اہل اٹالین کے لوٹے جانے پر ڈوما میں سخت گھبراہٹ ہے۔

سیمن سنگھ میں باشندوں کی خانہ تلاشیاں ہو رہی ہیں۔ وجہ نامعلوم بابو درگا چرن کو چلتی ٹرین میں یورپین افسروں پر حملہ کرنے کے جرم میں دو سال قید ہوئی۔

قلعہ ڈبلن کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہیں ملا۔ زیورات کا محافظ بحکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔

چینی صوبہ چیکیانگ میں مشتعل واننگ سخت بلوہ ہوا۔

پراٹسٹنٹ کا گرجہ و سکول بھی پھونکدیا۔ کوتوالی کا مکان بھی جلادیا۔
کوچین چاٹنا کے فرینچ علاقہ ٹانکینگ میں وہان کی دیسی فوج بگڑ گئی تمام فوج بیدل ہوگئی۔

۹ جنوری کو لندن کے کیکسٹن ہال میں ایک بھاری جلسہ ٹرنسوال کے مظلوم ہندیون کی ہمدردی مین کیا گیا۔

آئے دن جو سرحد پر ڈاکے پڑتے رہتے ہین ان کے انسداد کے لئے یہ تجویز پیش کیگئی ہے کہ اول تو محسود وزیریوں کا ناک مین دم لائین اور انہین سزا دین اور جسقدر مالی نقصان ہوا ہے ان سے پورا کرین۔ دوم سرحدی صوبے مین جو خاندان متمول ہین سب کو بلالیسنس کے اسلحہ رکہنے کی اجازت دین سوم یہ کہ جب ایسی ڈکیتی کی واردات ہو۔ تو مجرمون کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرین۔

بلاد اسلامی

(بدر کیلئے ترجمہ کیا گیا)

المویّد فاس کے ایک فاضل نامہ نگار کی معرفت لکھتا ہے کہ آجکل فاس مین بجز سلطان عبد الحفیظ اور اس کی اس طاقت اور توفیق الٰہی کے اور کچھہ ذکر نہین ہوتا جو کہ مغرب کو فرانس کے پنجہ سے بچانے کے لئے ملی ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہین کہ جب فرانس سلطان عبد العزیز کی حمائیت کا اعلان کریگا تو سلطان عبد الحفیظ کے پہونچنے مین کوئی روک نہوگی اور پہر فرانس کے لئے اچھا انجام نہ ہوگا اس لئے کہ دو لاکھہ لشکر کے اخراجات کم از کم ایک سال تک برداشت کرنے پڑین گے اور پہر فرانس اور سب مغرب کے باشندون مین سخت جنگ چھڑ جائیگا اور اس وجہ سے سلطان عبد العزیز کے حکم کا نفاذ رعیت پر تو کیا اپنے اتباع پر بھی نہ رہے گا اور اسپر بڑی شہادت اسبات کے ملتی ہے۔ کہ جب سلطان عبد العزیز نے فرانس اور ہسپانیہ سے تحائف قبول کئے تو رعیت سخت متنفر ہوگئی تھی حالانکہ اس وقت ان کے لشکرون کے داخل ہونے کی قبولیت کی تصریح نہ کیگئی تھی سلطان عبد الحفیظ کا قصہ یون ہے کہ جب فرانس کی فوج پہلے بلا سوائے کسی مقابلہ کے وجدہ اور پہر دار البیضا مین داخل ہوئی تو ملکی لوگ سخت پریشان ہوئے اور مراکش اور اس کا گرد و نواح بھڑک اٹھا اور ماہ رجب کی چھٹی تاریخ جمعہ کے دن سب رؤسا اور علمار دار المخزن مین جمع ہوئے اور عوام ٹڈی دل کیطرح منتشر تھے۔ تو رؤسا نے سلطان عبد الحفیظ کو بات چیت کرنے کے لئے بلایا۔ تو وہ معمولی لباس سوار ہو کے ٹوپی پہنے ہوئے تشریف لائے تو شریف محمد بن الرشید اٹھا اور خطبہ پڑھا اور ظاہر کیا کہ مغرب سخت خطرہ مین پڑا ہوا ہے اور اس کا باعث سلطان عبد العزیز کا تساہل اور غفلت ہے۔ اور کہ وہ رعیت کی پرواہ نہیں کرتا اور وزرار پر بہت ہی اعتبار کرتا ہے حالانکہ وہ بجز اپنے ذاتی منافع کے اور کسی امر کی پرواہ نہین کرتے یہان تک کہ اغیار نے مغرب کی طمع کرلی کیونکہ وہ جانتے ہین۔ کہ انتظام ملکی اور جنگی تیاری سے بالکل غافل ہین حتے کہ فرانس پہلے وجدہ مین اور دار البیضا مین اتر گیا اور ابھی تم دیکھو گے کہ شہر مراکش مین فرانس کی فوج داخل ہوچکی ہے تو اب بجز کسی عقلمند دور اندیش ہوشیار مناسبت وقت کو جاننے والے سلطان کے سوا کبھی کام نہین چل سکتا۔ پس اگر ابھی سے سلطان عبد العزیز کی معزولی سے تدارک نہ کرین گے تو ہم اپنے برے وہ کچھہ لائین گے جس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

اور اس وقت ایسا سلطان بجز عبد الحفیظ کے نظر نہین آتا۔ جو کہ عالم فاضل متقی ہو اور اس کی صلاحیت پر اس کے خلافت کیوقت کے امور شہادت دیتے ہین پس اے اللہ کے بندو! تم اس کو خلافت پر مجبور کرو تاکہ تمہارے معاملات ٹھیک ٹھاک ہو جاوین اور ملک کو بچالو۔ تو سب نے اس رائے کی تحسین کی اور سب نے سلطان عبد العزیز کے معزول کرنے اور اس کے بھائی سلطان عبد الحفیظ کی بیعت کرنیکا اتفاق کرلیا اور اسی وقت بیعت نامہ لکھا گیا اور بڑی شان و شوکت سے بیعت ہونے لگی اور پہر بڑے شان و شوکت کے ساتھہ سلطان عبد الحفیظ مسجد مین گئے اور عام بیعت ہوگئی۔ اس کے بعد نے سلطان نے نہائت سرگرمی سے ملکی اصلاح شروع کی اور سب سے پہلے قیدیون کو رہا کیا اور پہر قوم کے چیدہ بزرگون کو بڑے بڑے عہدون پر مقرر کیا گیا اور لشکر کو مرتب کیا اور رعیت جوق جوق لشکر مین داخل ہونے لگی اور اس نے ان کو عمدہ لباس اور عمدہ اسلحہ دئے اور تحائف کے طور پر بہت مال ہاتھہ آیا۔

ملک مصر مین نیشنل کانگریس کی تجویز

یہہ کانگریس مصر کے سیاسی قانون کی دفعہ ۵ کیمطابق ہوئی ہے۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ ہر ایک مصری شخص کو جسکی عمر ۲۵ سال کی ہو حقوق تمدن کی اصلاح مین رائے دینے اور اس اصلاح سے متمتع ہونیکا اختیار ہے۔

یہ باتین وضع کردی گئی ہین۔ جن پر کہ کانگریس کا کلی دار و مدار ہوگا۔ اول سلطنت خدیویہ کی دائمی استقامت کی تائید جیسا کہ فرمان شاہی یعنی منجانب سلطنت ترکی صادر شدہ ہے دوم ان وعدون اور قسر النط پر بہروسہ رکہنا جو کہ سلطنت برطانیہ نے بروقت قبضہ مصر کئے ہوئے ہین نیز ان شرطون اور وعدون کے پورا کئے جانیکا مطالبہ کرنا۔ سوم مصر مین پارلیمنٹ کے قائم کئے جانیکا مطالبہ کرنا جس سے ہر ایک امر کی اصلاح بموجب خیال مصریون کے ہوسکے چہارم ابتدائی تعلیم عام اور ضروری کئے جانے پر زور دینا۔ پنجم تمام مصری مدارس مین عربی زبان کا مستقل طور پر رواج دینا گویا عربی زبان لازمی طور پر پڑہائی جاوے ششم مصری اصلاحوں کے ضمن مین دیسیون کو وظائف بکثرت دئے جانا کیونکہ ان کا حق ہے بمقابل مصریون کے دوسرے لوگون کو وظائف بہت کم دئے جائین۔ تاکہ مصری لوگ تعلیم حاصل کرکے اپنے ملک کا انتظام خود کرنے کے قابل ہوجائین (دوسرے معنون مین سوراجیہ کا شوق) ہفتم بیی باشندون کے مقدمات عدالت مختلفہ کے سپرد کئے جائین جیسا کہ موجودہ حالت مین وہ لوگ تجاریہ اور مدنیہ حقوق کے لحاظ سے اپنے مقدمات علیحدہ حاکم کے پاس فیصل کراتے ہین رفتہ رفتہ اس موجودہ حالت کی اس قدر مخالفت کیجاوے کہ دیسی اور اجنبی ایک ہی عدالت مین مساوی طور پر انصاف پاوین۔

—— بیت المقدس کی جامع بڑی مرمت کا کام حسب حکم سلطانی شروع ہوا ہے۔

—— روس مین مسجد بنانے کی ساخت کی اجازت نہین۔

(چینہ کی مصنوع)

—— طہران مین دو دوکاندار سپاہی ہاتہہ سے ہلاک ہوئے۔ رعایا نے خون بہا چاہا حکومت نے باقاعدہ تحقیقات کا وعدہ کیا۔ جوش فرو نہین ہوا۔

—— ایران کے اخبارات کی رائے یہ ہے کہ قومی نامون کے انتخاب کا موجودہ طریقہ ہیچ طلب ہے۔ سیاسی معاملات سے ناواقف۔ اپنے مطلب کین منظور کراتے ہین نہ ہون تو خوف سٹرائک۔

—— انجمن حمایت الاسلام کو ڈیرہ اسماعیل خان سے نوٹس دیا۔ کہ حساب کتاب دکھایا جائے۔ انجمن کے منتظمین نے حساب دکھانے سے انکار کیا۔

—— ندوۃ العلماء کے طلبار کی جو وردی بتائی گئی ہے لمبا کرتہ۔ صدری شرعی پاجامہ جوتی ایسی ٹوپی جسپر عمامہ بندھ

خبرین

۱۳ار جنوری کو سہ پہر چار بجے کوئٹہ مین سخت زلزلہ آیا سٹیشن شریگ مسمار مقام تاپچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہُوا۔

اخبار جگانتر کے پرنٹر کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرمانہ ہُوا ۱۳ جودھپور بیکانیر ریلوے کے کارخانے کے تمام کاریگیرون نے اتفاق سے کام بند کردیا ۱۶ جی۔ آئی پی ریلوے کے بہور گھاٹ ٹنل مین ایک ٹرین پٹڑی سے اُتری۔ دو فائرمین ہلاک ہوئے۔

امریکن صوبہ پنسلوینیہ کے مقام بوبرٹون کے تھیٹر مین آگ لگی ڈیڑہ سو لاشیں نکالی گئین ۷۵ اشخاص مجروح (ماتم)

رابرٹ چلکے کمپنی نے ۴۵ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔

فیض مین مولائے حفا بطور سلطان مراکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبدالعزیز کے رقیب ہین۔

ایم ٹاکاہیرا صاحب امریکن دربار واشنگٹن مین دولت جاپان کے سفیر مُقرر ہوئے۔

مسٹر ایچ اے بی۔ رٹگین صاحب نے اجلاس چیف کورٹ مین ایجان سے عرض کی کہ گورنمنٹ آف انڈیا چاہتی ہے کہ مقدمہ راولپنڈی کے ابتدائی فیصلہ مین وہ تمام فقرے حذف کئے جاوین جو وہان کی پولیس کی شان و عزت کے خلاف پائے جاتے ہین۔

انہار نوآبادیٔ پنجاب کی کمیٹی نے لائلپور مین ایک حصہ کام تحقیقا ساختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸ار جنوری کو جھنگ پور بقیہ کارروائی ختم ہوگی۔

پنجابی لکھتا ہے کہ لائلپور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہین ایک جلسہ کیا جاوے اور وہان زمینداران کے قائمقامون کو دیا جائے۔ کہ اپنی شکائتین سب کے سامنے پیش کرین

لندن مین نان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویز ہے۔ انٹرنس کا امتحان بھی مڈل سکول کیطرح موقوف کیا جا۔

میونسپل کا جدید انتظام ہُوا۔ ہر سات ممبر نامزد شدہ کافی سمجھے۔

کل ہندوستان کی آمدنی ہفتہ مختتمہ ۲۱ر دسمبر مین ۵ ۹ لاکھ ۶۰ ہزار چھ سو اوسط فی میل ۳۱۳۔ شروع اپریل سے ۲۱ار دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۳ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۱ ہزار نوسو تھی جو اگلے سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۸۴ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراونشل مسلم لیگ (لاہور) مین یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون مین مسلمانون پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے ہون۔ ان محکمون کے افسرون کی خدمت مین ڈیپوٹیشن جا کر مسلمان کے حقوق کیطرف متوجہ کرین۔

لفٹننٹ عمر حیات خان صاحب دربار کابل مین آئندہ برٹش کے سفیر ہون گے۔ دو سال تک تو نہین ۱۴ عجیب۔ نہین اگرچہ حضور لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتون کیلئے ولائت جائین مگر یہ بھی کہتے ہین کہ کوئی وایسرائے یا کمانڈر انچیف رخصت پر نہین جاسکتا۔

ملک برما مین شوئیبو کی چھاونی فضول سمجھی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودہ کی وسط مین دُکان بیعت دلحم البقر الحکم لاٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک مین سنگر کی نئی عمارت ۴۱ منزلہ ۶۵۸ فٹ اُونچی ہے۔

گورنمنٹ نیپال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کردی۔

عباس بیگ ہیڈکنسٹبل درجہ اول ستیارام صاحب رخصتی کے قائمقام سب انسپکٹر ہوکر ضلع گجرات مین آئے۔

جو دکنی جوتا کانگریس کے پنڈال مین سر سریندر ناتھ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کہ مین اسے شیشے کے اندر لگا کر رکھون گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ ہے

بورڈرون کے لئے کمرون اور طالب علمون کے واسطے پروفیسرون کی کمی۔ علی گڈھ کالج کے منتظمین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب مین جس طرح مڈل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند بھی انسپکٹرون و ہیڈماسٹرون کی سفارش کے مطابق دی جائے۔ جو اپنے لڑکون کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہین۔ اس سے اس گستاخی کی بھی اصلاح ہونی اغلب ہے۔ جو سکولون کے بعض طلبار اپنے معلمین سے کرتے ہین۔

برلن مین مفسدان فرقہ سوشلسٹ گرفتار کئے گئے پرسون کے بازاری فساد مین تیس آدمی مجروح۔

اٹلی نے اپنے مقتولون کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔ شاہ ابی سینہ متاسف اور معاوضہ دلانے پر تیار ہین۔

متصل مظفرپور ایک مال گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی دیسی فائرمین مرگیا۔

تاوان تبت ملنے پر وادی چمپی تو خالی ہوگئی۔ مگر گیانٹزی مین دستہ فوج رکھنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرمانے سلی جلک سے اطلاع دی کہ بیس ہزار نفوس قبائل نے مجھے گھیر لیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کردون نے پرنس کا کیمپ گھیر لیا۔ ۴½ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد روپون کی چھین لی۔

سر ڈنزل ایبٹسن لفٹننٹ گورنر پنجاب اسی مرض سوزش حلق ولب کے عود کرانے سے جو تمباکو نوشی کا نتیجہ تبلائی جاتی ہے مجبور ہو کر باقی چار سالہ ملازمت کو چھوڑ کر آخر کنارہ کش ہوگئے ۲۲ ماہ حال کو چلے جائین گے۔

کانگڑہ کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ صرف کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہین اس لئے منونی دریا سے جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۶۳۶ فیٹ اُونچا ہے۔ دو انچ سوراخ دار نالی سے ۲۷۰۰ من دن بھر مین پانی لانے کا خیال ہے ۴½ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویسٹ اینڈ ایسٹ مین ذکر ہے کہ ایک اسلامی کانفرنس مکہ معظمہ مین منعقد ہوئی۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام مر رہا ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے (بیشک اسی لئے اسے زندہ کرنیوالا مسیح آیا مبارک وہ جو اُسے قبول کرتے ہین)

ڈاکٹر ڈینز نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چوہون کی ہلاکت کیواسطے نہائیت کارآمد ہے۔ یہ لاگ جب ایک چوہے مین داخل کردین تو سب چوہون مین مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا مین آنے پر مجبور کردیتی ہے (چوہون کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ بلوچستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی مشرقی پنجاب مشرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔ بنگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ دہلی راولپنڈی انبالہ۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ سرسہ ملتان۔ سندھ۔ لکھنؤ۔ بھڑایچ۔ جھانسی۔ آگرہ سب شہرون سے بارش کی خبرین آئی ہین۔ دارالامان مین نمازین ۹ و ۱۰ و ۱۱ کو پہر ۱۴ار جنوری اور ۱۵ار کو ظہر و عصر کی نماز جمع ہوئی۔

مقدس شاعری

Digitized by Khilafat Library

(ایام جلسہ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو یہ قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں منشی نعمت اللہ صاحب مضطر نے قبل از نماز ظہر پڑھکر چھوٹی مسجد میں سنایا)

خدا کے کام ہوتے ہیں عیاں آہستہ آہستہ — دکھاتا ہے وہ قدرت کے نشاں آہستہ آہستہ
درستی کر رہا ہے باغباں آہستہ آہستہ — چمن ہو جائیگا باغ جناں آہستہ آہستہ
تر و تازہ نظر آئیگا پھر اسلام کا گلشن — پھلے پھولے گا نخل بوستاں آہستہ آہستہ
کھلینگے ہر روش گل سبزہ لہلہائیگا — بہیگا باغ میں آب رواں آہستہ آہستہ
کسی جا بلبلان نغمہ خواں کے چہچہے ہونگے — کہیں گلگشت خوباں جہاں آہستہ آہستہ
بہار آئیگی عیش و کامرانی کے دن آئیں گے — جئیں گے از سر نو نیم جاں آہستہ آہستہ
عمل ہونگے درست اور روح وحدت ہم میں آئیگی — خدا ہی ہمپہ ہو گا مہرباں آہستہ آہستہ
یونہیں ابواب افضال الٰہی ہمپہ وا ہونگے — یونہیں آئیگی ہم مردوں میں جاں آہستہ آہستہ
مسیحائے زماں تمنے اڑائیں خوب ہی آکر — خیال باطلہ کی دھجیاں آہستہ آہستہ
بچایا شرک و بدعت سے چھوڑایا قید عصیاں سے — اتاریں رسم بد کی بیڑیاں آہستہ آہستہ
تو بیشک رحمۃ للعالمین ہے تیرے آنے سے — زمانہ میں ہوئی امن و اماں آہستہ آہستہ
ملا وہ نور ایماں پھر دوبارہ تیرے صدقہ میں — جو غفلت میں ہوا تھا رائگاں آہستہ آہستہ
تھے وہ مظہر خوبی کہ تجھ سے سارے عالم میں — ہوئیں پیدا ہزاروں نیکیاں آہستہ آہستہ
تصرف سے تیری شاہا ہمارے خانہ تن میں — ہوئے ہیں زہد و تقویٰ مہماں آہستہ آہستہ
تیری تعلیم نے ہمکو چلن وحدت کا سکھلایا — مٹایا کفر و ظلمت کا نشاں آہستہ آہستہ
ہزاروں بلکہ لاکھوں تک تیری تائید میں کیا کیا — دکھلائے حق تعالیٰ نے نشاں آہستہ آہستہ
عدو ہرگز ہمارے کامیابی پا نہیں سکتے — ہمیں ہوں گے آخر کو کامراں آہستہ آہستہ
تحمل صبر و استقلال کامل چاہیئے اپنا — فنا ہو جائیں گے ایذا رساں آہستہ آہستہ
جو سب و شتم سے ہمکو ستمگر یاد کرتے ہیں — وہ غارت ہو گئے سب بدزباں آہستہ آہستہ
ہماری دشمنوں کو ذلت و خواری ہوئی حاصل — کیا ہمکو خدا نے شادماں آہستہ آہستہ
ہماری واسطے جو لعنتیں تجویز کرتے ہیں — ہوئیں وہ سب نصیب دشمناں آہستہ آہستہ
مزے رہ رہ کے آخر منکرو! تمکو چکھائیگی — تمہارے آئے دن کی شوخیاں آہستہ آہستہ
خدا تفریق کرکے ایک دن سب کو دکھا دیگا — ہمارے اور تمہارے درمیاں آہستہ آہستہ
مسیح وقت کی برکت سے گو چھوٹا سا قصبہ ہے — بنیگا شہر اعظم قادیاں آہستہ آہستہ
جو فرمایا تھا خالق نے وہ پورا کرکے دکھلایا — چلے آتے ہیں پیر و نوجواں آہستہ آہستہ
برائے نام بننا احمدی ہرگز نہ پھل دیگا — خدا لیگا ہر اک کا امتحاں آہستہ آہستہ
نہ غفلت میں گذارو دن بس اب ہشیار ہو جاؤ — نہ ہو آخر کہیں عمر رواں آہستہ آہستہ
بحکم احمد مرسل ہمارے احمدی بھائی — کریں اعمال میں تبدیلیاں آہستہ آہستہ
خدا کے ہم جو ہو جائیں خدا بھی مہرباں ہوکر — بڑھا دیگا ہماری عز و شاں آہستہ آہستہ
امام وقت کے الطاف سے امید کامل ہے — ملیں گے ہمکو بیحد خوبیاں آہستہ آہستہ
کبھی وہ ناتوانوں کو توانا کر دکھاتا ہے — تواناؤں کو گاہے ناتواں آہستہ آہستہ
خدایا بخت بیداری کے دن بھی ہمکو دکھلا دے — بہت جھیلیں ہیں ہمنے سختیاں آہستہ آہستہ
بنیں گے کام بگڑے سب بلطف مہدی دوراں — تو اے مضطر فدا کر اوسپہ جاں آہستہ آہستہ

بدر خواتین

سلسلہ خواتین اسلام مرتبہ ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی

سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

(۲) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر تھیں اور ہجرۃ سے پانچسال پہلے پیدا ہوئی تھیں ۲ھ میں جبکہ آپ کی عمر سات سال اور آٹھ سال کے درمیان تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ پھر چار سو درم مقرر کیا گیا اور ۹ سال کی عمر میں آپکے گھر میں آئیں۔ آپ اول درجہ کی عالمہ فاضلہ فقیہہ اور فصیحہ تھیں۔ چونکہ آپ ہمیشہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہیں۔ اس لئے بے شمار صحابہ اور تابعین نے آپسے حدیث کی روائت کی ہے۔ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد اول درجہ کے فاضل صحابہ مشکلات علمیہ کو آپسے آکر حل کروایا کرتے تھے قریباً ۲۲۱۰ حدیثیں آپسے مروی ہیں۔ ۵ھ میں غزوہ بنی مصطلق سے واپسی کیوقت منافقوں نے آنحضرت صلعم کی عداوت کیوجہ سے آپ پر بہتان لگایا تھا۔ جسکا وہ کچھ ثبوت نہ دے سکے اور سزایاب ہوئے۔ اس بہتان کا ذکر سورہ نور میں مذکور ہے۔ آپکی خصوصیات میں سے یہ ہیں۔

(۱) آپ رسول اللہ کو سب ازواج سے پیاری تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضور سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ پیارا آپ کو کون ہے۔ فرمایا۔ عائشہ رض۔ عرض کیا گیا۔ مردوں میں سے۔ فرمایا۔ عائشہ کا باپ۔

(۲) سوا ان کے آنحضرت نے کسی باکرہ سے نکاح نہیں کیا۔

(۳) نبی حضرت عائشہ رض کے لحاف میں ہوتے تھے کہ نزول وحی الٰہی ہو جاتا۔ یہ بات کسی اور بیوی کو حاصل نہ تھی

(۴) جب خدا تعالیٰ نے آپ کو آیت تخییر نازل فرمائی۔ تو آنحضرت نے سب سے اول انہی سے دریافت کیا اور والدین سے مشورہ لینے کے لئے فرمایا۔ آپنے فرمایا۔ کیا میں اس بارہ میں بھی والدین سے مشورہ کرونگی۔ "نہیں میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کو پسند کرتی ہوں یہ جواب باقی ازواج کیلئے بھی سنت ہو گیا اور سبھوں نے یہی جوابدیا۔

(۵) اہل افک کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی الٰہی بریت کی۔

(۶) اکابر صحابہ مشکل دینی مسائل ان سے دریافت کرتے اور اس کا علم ان کے پاس ضرور ہوتا۔

(۷) آنحضرت صلعم کا انتقال اُن کے گھر میں اُن کی نوبت کے دن انکی گود میں ہوا اور انہیں کے گھر میں حضور مدفون ہوئے۔

(۸) لوگ آنحضور کا قرب حاصل کرنے کیلئے حضرت صدیقہ رض کی نوبت کے دن تحفہ تحائف دیا کرتے تھے تا کہ پسندیدہ تحفہ حضور کو محبوب ترین ازواج کے گھر میں ملے آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے آپ اول درجہ کی سخی تھیں۔ حدیث میں وارد ہے۔ کہ دو تہائی دین اپنا عائشہ سے حاصل کرو۔ آپ کو اشعار کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ علاوہ اشعار عرب کے یاد ہونے کے آپنے آنحضرت صلعم کی مدح میں کئی شعر تصنیف کئے تھے۔

آنحضرت صلعم کے انتقال کیوقت آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں ۶۷ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور حسب وصیت حضرت ابو ہریرہ رض نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور رات کے وقت جنۃ البقیع میں دفن کی گئیں۔

لڑکی کے پیدا ہونے پر خوشی

برادر عبدالغنی صاحب ساکن کنجاہ لڑکی پیدا ہونے پر اپنی بیوی کو کہتے ہیں۔ "جب انکا خط مجھے ملا تو میں نے اس قدر خدا کی حمد و ثنا کی اور اس قدر خوش ہوا۔ کہ جیسے کوئی عمدہ چیز ملتی ہے۔ آپ بھی بعد غسل اس شکریہ میں نماز پڑھو انکو زیادہ خوش ہونا چاہیئے کیونکہ لڑکی آپکی ہمجنس ہے لڑکی لڑکے ہمارے رازق نہیں کہ ہم ان میں فرق کریں" یہ خط ان کی بیوی نے ہمکو بھیجا ہے۔

آپ دارالامان کیون آئے

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین مندرجہ ذیل سوال ناظرین بدر کی طبع آزمائی اور دیگر اصحاب جو جلسہ سالانہ پر تشریف لائے ان کی دلچسپی کی خاطر پیش کرتا ہون - اور امید کرتا ہون کہ وہ اپنے اپنے روشن خیالات سے بندہ کو سرفراز فرماوین گے -

لے احمدی قوم - تجھ پر خدا کی رحمت شامل حال رہے تجھ کو کس شخص کی تحریک نے قادیان مین بلایا اور کس صنم کے بدلے تو نے دور دراز کی تکلیفین اپنے سر پر برداشت کین - کس شخص نے روحانی طاقت تیرے بدن مین پھونک دی - تیرا امام پاک ابد تک تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے پھلے پھولے تجھ کو کب تک مرقعے ملتے رہین گے -

غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو - جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

بقلم خود عبد المجید طالب علم سنڈیمن (بلوچستان

Digitized by Khilafat Library

ایک مامور من اللہ کی شناخت کے معیار

وہ پہولتا پہلتا اور دنیا سے نہین رخصت ہوتا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کرلے - جس کے لئے خدا نے اس کو مبعوث کیا ہوتا ہے - وہ ضرورت حقہ کے وقت مبعوث ہوتا ہے - لوگون کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کامل اصلاح کرتا - اور ایک پاک جماعت قایم کرکے دنیا سے رخصت ہوتا ہے - مفتری علی اللہ یعنے ایسا شخص جو خدا پر جہوٹ باندہتا ہے - یعنے یہ کہتا ہے - کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور مجہے خدا کی طرف سے یہ یہ الہام ہوئے ہین یا ہوتے ہین حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام من جانب اللہ ہون بلکہ اس کے خود ساختہ ہون - تو ایسا شخص قرآن کریم کے رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اسکا کارخانہ جلد درہم برہم ہوکر ملیامیٹ ہوجاتا ہے اور اس کا کذب دنیا پر روز روشن کی طرح کھل جاتا ہے - قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً یعنے اس سے بڑہکر کون ظالم ہے - جو خدا پر افترا کرتا ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا - وقد خاب من افتریٰ - یعنے وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے - پہر ایک اور آیت ہے جسمین اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے - ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین - یعنے اگر تو ہم پہ کوئی بات بناوے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یعنے افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا ہاتھ پکڑ لین اور تیری رگ جان کاٹ ڈالین - پس ان آیات سے ثابت ہوا - کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہرگز ہرگز گوارا نہین کرسکتی کہ کوئی اسپر افترا کرے یعنے جہوٹی باتین بناکر کہے - کہ یہ خدا کی طرف سے ہین اور پہر خدا اسے لمبی مہلت دے اور اس کو تباہ نہ کرے اور اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کو دن بدن دنیا مین پہیلا دے - اب کوئی شخص جو مومن ہونیکا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم کی ان آیات سے کیونکر انکار کرسکتا ہے - یہ بات اظہر من الشمس ہے اور دین کے خیالات کو الگ رکھکر بہی ہم دیکھتے ہین کہ یہ مضمون جو قرآن کریم کی آیات بالا سے واضح ہوتا ہے - عین حق اور بالکل ایک یقینی صداقت ہے - مثلاً ایک ملازم خواہ کیسا ادنیٰ یا اعلیٰ ہو - اگر وہ اپنے افسر بالادست پر جسکے ماتحت وہ کام کرتا ہے کوئی بات بنادے یعنے لوگون سے کہے کہ میرے حاکم نے مجہے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم حاکم کی طرف سے نہو - تو اگر حاکم کو اس کا علم ہوجائے کہ ہمنے حکم نہین دیا - اور خواہ مخواہ اس کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو اب بتلاؤ - حاکم اس جہوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کریگا - ضرور اُسپر سخت ناراض ہوگا - اور اس کو عبرتناک سزا دیگا تاکہ اور کوئی ایسا کرنیکی جرأت نہ کرے - اب جب دنیا کے حکام گوارا نہین کرسکتے کہ کوئی شخص اُن پر افترا کرکے فساد پہیلا دے تو خدا جو علیم بذات الصدور ہے کب گوارا کرسکتا ہے کہ اسکی بادشاہت مین فساد کرنیوالا اکہاڑا نہ جائے اور ذلیل و خوار نہ کیا جاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ کہلے نادان اور سنت اللہ سے بیخبر ہین وہ لوگ جو ایسا خیال کرین کہ مفتری علی اللہ بہی سرسبز ہوسکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کرسکتا ہے اور وہ دنیا مین بامراد ہوسکتا ہے محض قرآن کریم کی ناواقفی کی وجہ سے ایسے خیالات پیدا ہوتے ہین ورنہ اگر یہ بات ہو کہ جہوٹے کی بہی اللہ تعالیٰ نصرت اور تائید کیا کرتا ہے - تو سچے اور جہوٹے مین مابہ الامتیاز کیا ہوئی پہر تو گڑبڑ اور اندہیر خدا کی خدائی مین مچ گیا کوئی مومن ایک لمحہ کے لئے بہی ایسا سننا گوارا نہین کرسکتا - ہم روزمرہ دنیا کے معاملات مین اس کا ثبوت مشاہدہ کرتے ہین کہ کوئی انسان خواہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ جاہل ہو یا عالم رند مشرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیسا ہی ہو ہرگز گوارا نہین کرسکتا - کہ کوئی اُسپر جہوٹ بناوے اور پہر وہ ایسے جہوٹ بنانیوالے سے خوش ہو - راہ راست سے بہٹکنے والو ہوشیار ہو اور غور کرو -

ایک شخص جو یہان رہتا ہے اور اپنے آپکو علامہ دوران تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے - کہ کوئی احمدی میرے مقابل پر کہڑا نہین ہوسکتا - اس کے ساتھ اتفاقیہ میری گفتگو ہوئی - (میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھائی بہی تہا) اثنائے گفتگو مین اُس نے کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہین - ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ کثرت سے رجوع کرین اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جاوے کیونکہ عیسائیون نے بہی ترقی کی - آریون اور بدھ مذہب والون کی بہی بڑی بڑی تعداد ہے اور سو کے شاہیوں (تمسخر سے) کی بہی ایک بڑی بہاری جماعت ہے اور ہزارون آدمی ان کے پاس جاتے اور ان کے پیرو ہین تو پہر یہ کیا سب حق پر ہین اب اس شخص کو جو سنت اللہ سے محض ناواقف ہے یہ معلوم نہین کہ قرآن کریم سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچتی ہے کہ مفتری علی اللہ یعنے خدا پر جہوٹ تہوپنے والا جلد تباہ اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہین پاتا کہ اپنے جہوٹے دعاوی سے دنیا کو گمراہ کرسکے - اب سو کے شاہ کا کوئی دعوےٰ نہ تہا کہ مین خدا کی طرف سے ہون اور فلان فلان اصلاح کے لئے دنیا مین آیا ہون تو ایسے شخص کی مثال دنیا یا کل جہالت اور حماقت ہے ہمکو نظیر ایسے شخص کی چاہیئے جس نے دعویٰ ماموریت کا کیا ہو اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہون اور پہر وہ پہیلا پہولا ہو اسکی تعلیم اور سلسلہ دنیا مین پہیل گیا اور لمبی مہلت پاکر دنیا مین اپنا کام پورا کرکے جہان سے رخصت ہوا ہو - (باقی آئیندہ انشاء اللہ العزیز)

خاکسار ہدایت اللہ گوجرات

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاجر میرٹھ نے حسب ذیل کتب مفت بک ڈپو یعنے صدر انجمن احمدیہ کے کتب خانہ مین عنایت فرمائی ہین - جزاہ اللہ احسن الجزاء - ہم تہ دل سے ان کا شکریہ انجمن اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے کرتے ہین اور امید کرتے ہین - کہ دیگر صاحبان جن کو خدا نے ایسا موقع دیا ہے - اسی طرح پر انجمن کی مدد کرنے سے دریغ نہ فرماوین گے - فہرست کتب مع تعداد موہوبہ حسب ذیل ہے

ضرورت امام ۴۴۷ - مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ ۳۳۲

برکات الدعا ۳۴۳

مینیجر ریویو آف ریلیجنز - قادیان

پادری اور مسٹر تنخیا

منشی حسن سخا صاحب محمد تق شنری بمبئی سے اطلاع دیتے ہین کہ انہون نے وہان کے پادریون کو چیلنج کیا تہا کہ تم جو نئے دن اعتراض کرتے ہو - کہ اسلام تلوار سے پہیلا ہے - اس کے متعلق مباحثہ کرلو یا ایسا ناپاک اعتراض چہوڑدو مگر مکان ثالث کا ہو - جواب مین پادری صاحبان نے بہی اس کے سوائے کچھ نہ کہا کہ ہمارے مکان پر آکر تحقیق کرلو اور بس - ہر دو خطوط کی نقل مسٹر سخا نے ہمارے پاس بہیجی ہے -

حکیم قاضی آل محمد صاحب جو امروہہ مین مخالفون کے اہتون سے دکھ اٹہا کر آجکل یہان آئے ہوئے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین اور نیز خواہش رکہتے ہین کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے واسطے بلائین تو وہ اس خدمت کی ادائگی کیواسطے طیار ہین کیونکہ بالکل فارغ ہین اور نیز صاحب ضرورت -

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چہاپا گیا -)

⁂ سو کے شاہیہ ایک فرقہ ضلع گجرات مین ہے جو پہلے درجہ کے بیدین ہین - نماز روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی غرض نہین عورتون کی طرح لباس پہنتے زیور پہنتے اور گاتے بجاتے اور ہر طرح کے فسق و فجور مین مبتلا ہین - ⁂